

الْيَوْمَ لَا الْهِنْدِيَّةُ

باغی چہند وستان

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۵۰ء کی جنگ آزادی کے دریا گزرتاریخی واقعات، مجاہدین
کی بھلا دہنی، جس دوام بہ عبور دریا ہے شور، مردوں، عورتوں
اور بچوں کا قتل عام
(انگریزی مظالم کی دل دہلا دینے والی خونیں داستان)

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله عظیم الرحماء،
 الانجاء من دون الامرجاء
 من البلوى والسبلى والبلاء،
 والبلاء بحسن البلاء بايتلاء
 لا اله الا الله دعاها باسمى الاسماء
 لا سيما لمن ظلم واضطرت
 عند الابتلاء بالاسواء و
 الاذواء۔

والصلوة على بشير بشيرينذير
 بشير انباء الانبياء المرجى
 شفاعته لدفع البلاء والاذواء
 وحشف ظلم ظلم الاعداء
 والشفاء من عضال الداء،
 ووبال الشفاء، والى النجباء
 النبلاء الكرماء، وصحب العطاء
 راشدا والرحماء، سيما الحنفاء
 الغلفاء، سلم الله وبارك عليه
 وعلیہم ما سبغ الملتك فى الفلك
 واسماء، وسبغ الفلك فى الفلك
 الاسماء،

تمام ثنائیں اس خدائے برتر کے لئے ہیں،
 جس سے بغیر کسی ناصیدی کے نعمت و آزمائش
 کسنگی و بوسیدگی اور غم و تکلیف سے نجات
 دینے کی بہت بڑی امید وابستہ ہے اور جو اس
 اس کے اعلیٰ نام سے پکارے اسے بہترین
 عطا یا اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائے والاسے
 بالخصوص مظلوم و مضطر کی، اس کی مصیبتوں
 اور بیماریوں میں سننے والاسے۔

سلام ہو اس خوشرو و خوشخبری سنا ہوا لے
 اور ڈرانے والے پر جس کی تمام ہی نوید میریت
 آمد سنا تے آئے، بلا و بوار کے دور کرنے،
 دشمنوں کے غلم کے پردے چاک کرنے بڑی
 بد بخئی اور سخت بیماری سے نجات دلانے کی،
 گنگاروں اور سیہ کاروں کو اس کی شفاعت
 سے بڑی امید ہے، سلام ہو اس کی شریف و
 نجیب و کریم اولاد پر، اور اس کے عظیم الم تہ شدہ
 و جیم اصحاب پر خصوصاً پاکباز و صاف باطن طیفار
 پر، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ان سب پر نازل
 ہوں جب تک فرشتے آسمان پر تسبیح و تحمیل
 کرتے رہیں اور کشتیاں سمندر میں تیرتی رہیں،

و بعد فان کتابی هذا کتاب
 اسیر کشید علی مافات منہ صیر
 مبتلی بکل عسیر لا یطاق و او
 فی ان یسیر، منتظر لفرج علی ربہ
 یسیر، و مکتبول مخبول، واقع فی
 اجبول، علی التذلل و السعة من
 بدء فطرته مجبول، یرجو النفس
 من کریم من نفس ربہ بدعاء
 مقبول، و محبوب فی بآس بنیس
 و بوس، و کل الی ظلم عبوس، عزاء
 عما کان له من مائی و زعی و ملبوس
 و ابتلاہ بشجون شجون، فی مضائق
 سجون، ہی مجامع فتن جُون، و
 محتبس محتبس من الخلاص متأس
 نظرا الی تحکم محتبس فظ غلیظ
 القلب محتبس لکنہ من رحمة
 ربہ لیس بیئوس و غیر سلس،
 ضریر بلس، فی آس شریر بلس،
 و حائر جائر بائر تمس، من ظلم جابر
 جائر شکس شرس، و بائس البس
 مہنی بشدائد لا یتہی الیہا قیاس
 فائس، و معتز و معتز مضطر فتن
 باشد احتیاس، و احمر بآس، فی

میری یہ کتاب ایک دل شکستہ، نقصان
 رسیدہ، حسرت کشیدہ، اور مصیبت زدہ
 انسان کی کتاب ہے، جواب تھوڑی سی
 تکلیف کی بھی طاقت نہیں رکھتا، اپنے
 رب سے جس پر سب کچھ آسان ہے مصیبت
 سے نجات کا امیدوار ہے جو ابتداء عمر سے عیش
 و فراغت کی زندگی بسر کرنے کے باوجود اب
 محبوس و مظلوم اور تباہ شدہ ہے، اور مقبول و اجاب
 کے ذریعہ خدا سے ازالہ کرب کا طالب ہے
 وہ بڑی مشکلات میں مبتلا اور ترش و غالموں کے
 ہاتھوں میں گرفتار ہے۔ ان غالموں نے اسے
 اچھے لباس سے معرا کر کے غم و حزن کی وادیاں
 اور ایسے تنگ تاریک قید خانوں میں قید کیا ہے
 جو سیاہ فتنوں کے مرکز ہیں، وہ محبوس و حزیں
 سخت دل اچکے اور ظالم افراد پر نظر کرتے ہوئے اپنی
 رہائی سے مایوس ہے مگر اللہ کی رحمت کا امید
 نہیں ہے، وہ ایک سیدھا سادھا، نرم خو اور مرعوب
 کمزور ہوتے ہوئے شریروں و بد فطرت کی قید میں اور
 ظالم و جابر بدخلق و بدکردار کے ظلم سے حیران پریشان
 ہے۔ وہ آفت رسیدہ، ایسے مصائب میں مبتلا ہے جنکی
 سختیوں تک قیاس کر نیوالے کا قیاس نہیں کر سکتا
 اور ایسا مضطر و محتاج ہے جو سخت عذاب و آفت
 میں گرفتار ہو چکا ہے، وہ سفید و سیاہ دل

سراج منیر اسود الکبد اخضر
 خضاس اصعب الشعر متلون لباس
 جزوه عما کان له من لباس وکساء
 بخل کساء وکر لباس وعاجز
 جابر فاعز، الی ربه خاضع
 نزع من امرته بالامر بالامر
 نزع الی امر نزع، قضی علیہ
 بلا مدح ومانع، وصادم نادم
 عادم، لکل من دم وخدام،
 فت فی اعضاده باشد مصادم
 ونجید فرید طریق دعتی فحلی
 من امرضه وبلده، وکنیب کریب
 غریب عتی، فائمی عن اهلہ
 وولده، ضامہ ظلوم وحابرہ
 وائمی عنہ اهلہ وچارہ، وخی
 عنہ وغنیم وچارہ، اسرہ فقرہ
 وکرہ بکل ضرب من الایلام لتصلب
 ونصبہ فی الایمان والاسلام
 واشتہارہ اندہ من العلام
 اعلام، روم الدہس رسم
 لدرس، وطمس علم العلم
 حق من القراطاس والطریس
 وذلك لواقعة فاعز

متون مزاج، ترشرو، کخی آنکہ گندم کرس
 بال والوں کی قید میں آچکا ہے جس کا اپنا
 عمدہ لباس اتار کر موٹا اور سخت لبادہ پہنا دیا
 گیا ہے جو اس وقت مجبور و عاجز ہے اور
 اپنے رب سے لولگائے ہوئے ہے اپنے
 تمام اعزہ و اقربا سے دور اور بہت دور ہے
 مدعی اور منازع کے بغیر اس پر فیصلہ صادر
 کر دیا گیا ہے۔ وہ اپنے ہمنشینوں اور خادموں
 کے سامنے شرمندہ ہے اس کے بازوؤں
 کو سخت تضادم سے کمزور کر دیا گیا ہے۔ وہ
 غمزدہ، تنہا اور دور افتادہ ہے۔ اسے اپنی
 زمین و شہر سے جلا وطن اور اہل و عیال ہے
 دور کر دیا گیا ہے۔ یہ سارا فہم و تم ظالم کدیش
 نے روا رکھا ہے۔ اسے اور اس کے اہل و
 عیال کو اپنی درندگی کی جھاڑی میں جھپوڑ دیا
 ہے۔ اسے قید کر کے ہر ممکن مصیبت پہنچائی
 گئی ہے اس کا قصور صرف ایمان اور اسلام
 پر مضبوطی سے قائم رہنا اور علماء اعلام میں شمار
 ہونا ہے۔ اس سے ان ظالموں کا مقصد
 نشان کدس و تدریس کو مٹانا اور علم کے جھنڈے
 کو نیچے گرانا ہے۔ وہ صفات قرطاس سے بھی
 نام و نشان مٹانا چاہتے ہیں۔ یہ سب کچھ
 اس حادثہ فاجعہ انقلاب ۱۸۵۷ء کی وجہ

ہوا ہے جس نے آبادیوں کو دیران اور مصیبتوں
کی شور زمین کو شاداب بنا دیا ہے جس سے غلوں
کے بادلوں سے کڑھتی ہوئی بجلیاں مصیبت
زدگان وطن پر گر گئیں اور ان پر بادشاہوں کو
غلام و قیدی اور امراء کو محتاج و فقیر بنانے والی
محتاجی و ناداری مسلط کر گئی۔

یہ داستان الم اس طرح ہے کہ وہ بطلانی
نصاری جن کے دل ممالک ہند کے دیہات و
بلاد پر قبضہ اور اس کے اطراف و اکناف سرحد
پر تسلط کے بعد عداوت و کینہ سے بھر گئے تھے
اور تمام ذی عزت اعیان کو ذلیل و خوار کر کے
ان میں سے ایک کو بھی اس قابل نہ چھوڑا تھا
کہ سر نافرمانی کو جنبش دے سکے۔ انہوں نے
تمام باشندگان ہند کو کیا امیر کیا غریب چھوٹے
بڑے بقیہ و مسافر شہری و دیہاتی سب کو نافرمانی
بنانے کی اسکیم بنائی۔ ان کا خیال تھا کہ ان کو
نہ تو کوئی مددگار و معاون نصیب ہو سکے گا
اور نہ انقیاد و اطاعت کے سوا سرتابی کی
جرات ہو سکے گی۔

یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ سب لوگ انہی
کی طرح غلام و بے دین ہو کر ایک ہی ملت پر
جمع ہو جائیں اور کوئی بھی ایک دوسرے
سے ممتاز فرقہ نہ رہ سکے۔ انہوں نے ابھی

حرکت السیاح بلا قہ و جعلتها صواب
انصاف مواقع، و امطرت علی اهلها
من عمام انصوم صواعق و صواعق
و فاقرة جعلت الامراء فقراء و صعا لیک
و المملوک اسراء و ممالیک۔

من قصتها ان انصاری الباطنة
الاولی شحوا و صدورهم بالشحناء
الباطنة، بعد ما تسلطوا علی ممالک
الهند و اقطارها و قراها و امصارها
و استولوا علی حدودها و ثغورها و احاطوا
بأعجازها و صدورها و ذلبوا اعززة
و رؤسائها بالاستقصاء، و لم یذروا
فیها من یبدي لهم قرینة بالاستعصاء
همو بان یضروا کلام من قطانها و
سکاتها و رؤسها و وجوها و اعیانها
و نبائنها و یذالها و اجلتها و اذلتها
تصیرا، فلما بان هؤلاء الضعفاء العبدون لیلایا و امیرا
و لا یستطیعون سوا الانقیاد و محیضا و مصیرا۔

لیصیر الناس کلهم کملهم من
ملا حدة متوافقین علی مله واحدة
ولا یفترق فرقة من فرقة بان
یتدین کل بدین علی حدة لتخلیهم

الاختلاف الشلل في الادب ان و
العمل، من اقوى العلل، لتطرق
الغلل، في بقاء التسلط والعمل
وحدوث الجول في الولايات
والدول، فجد واكل جد و
سذلوا اكل جهد، لرفع هذا الاختلاف
بابتداع الحيل، فبنوا لتعلم
الاطفال والاعفان و تلقينهم
كتب لسانهم ودينهم في القرى
والبلد ومدارس وصيروا عالم العلوم والمعارف
والمدراس والعمى القويت في العهود

السوالف دوايس وقدروا الاقدروا ان
يقدروا على هؤلاء الاشقات في الماكل و
الاقوات بان ياخذوا كل ما يغزو من
الارض من السنابل والغلات ويعطوا
نفودا بدل حقوق الحراث والزراعت
يبقى لهؤلاء المساكين والضعافين
الراكين خيرة تصرف في الغلات بالبيع والابتاع
وان يستأثروا انفسهم ببيعها وشراؤها وان
يكون لهم الخيرة في ترخيص الاسعائر وفائها
فيضطر عباد الله احتكارهم
ويشدد حاجتهم اليهم وافتقارهم ويلجئهم
اضطرارهم الى تلقى ما يروم

طرح کچھ ایسا تھا کہ مذہبی بنیاد پر حکمرانوں سے
باشندوں کا اختلاف تسلط و قبضہ کی راہیں
سنگ گراں ثابت ہوگا اور سلطنت میں انقلاب
پیدا کر دے گا اس سے پوری جانفشانی اور
مذہبی کے ساتھ مذہب و ملت کے مٹانے
کے لئے طرح طرح کے مکر و حیل سے کام لینا
شروع کیا۔ انہوں نے بچوں اور نافرمانوں کی
تعلیم اور اپنی زبان و دین کی تلقین کے لئے
شہروں اور دیہات میں مدرسے قائم کئے
و پچھلے زمانے کے علوم و معارف اور مدارس و
مکاتب کے مٹانے کی پوری کوشش کی۔

دوسری ترکیب یہ سوچی کہ مختلف طبقوں پر
قابو اس طرح حاصل کیا جائے کہ زمین ہند
کے غلہ کی پیداوار کا شتکاروں سے لے کر
نقد دام ادا کئے جائیں اور ان غریبوں کو
خرید و فروخت کا کوئی حق نہ چھوڑا جائے۔
اس طرح بھاؤ کے گٹھانے بڑھانے اور
مند ملیوں تک اجناس پہنچانے اور نہ پہنچانے
کے خود ہی ذمہ دار بن بیٹھیں اس کا مقصد
اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ غلامی حقوق مجبور و
معذور ہو کر ان کے قدموں پر پڑے۔

اور خود اگر نہ ملنے پر ان نصاریٰ اور ان
کے اعوان و انصار کے ہر حکم کی تعمیل اور

الرمصار وانصارهم، الخ غیر ذلک
 مساقی قلوبهم من المني والاهواء وما تكتن
 صدورهم من الفتن والاسواء كالافتتان بمنع
 الخبان ورفع الحجاب من العقائل والحوالین و
 طمس سائر احکام الدین المعظم المستین فعمدا
 بادی بدهنک اندھم الخ ان یزولوا جنودھم من
 مسلمین و اھاندھم عن رسومھم وقواعدھم و
 یضلوھم عن ادیانھم وعقائدھم لئلا یعلم ان
 الجنود من الابطال اذا الوضوا الادیانھم
 بالاببدال والابطال وتلقوا احکامھم
 بالبول والامتثال لایکون لغيرهم
 مساع و مجال للنگول مخافة
 النکال والانکال۔

فكفوا الاھاندھم وھم
 جتم غفیر، وجمع كثیرا ذاقه
 شعوم البقیر، والمسلمین و
 هم قليل من زیادۃ شعوم
 الخنازیر، فانحرف كل
 من الفریقین عن الطاعة
 والانقياد، حفظ الماھم من
 الدین والاعتقاد فاخذوا یقتلون
 ذبیقھم ویقطعون طریقھم ویقتلون
 جانھم و بطریقھم و

ہر مقصد کی تکمیل کرے۔ ان ترکیبوں کے علاوہ ان
 کے دل میں اور بھی بہت سے مفاسد چھپے ہوئے
 تھے۔ مثلاً مسلمانوں کو فتنہ کرانے سے روکنا،
 شریعت و پردہ نشین خواتین کا پردہ ختم کرنا نیز
 دوسرے احکام دین مبین کو مٹانا، وغیرہ۔
 اپنے منکر کی ابتداء اس طرح کی کہ سب سے پہلے اپنے
 ہندو مسلم شکاریوں کو ان کے رسوم و اہول سے
 ہٹانے اور مذہب عقائد سے گمراہ کرنے کے
 درپے ہوئے۔ ان کا لگان تھا کہ جب بہادر لشکری
 اپنے دین کو بدلتے اور احکام نصرتیت بجالانے
 پر آمادہ ہو جائیں گے تو پھر دوسرے باشندوں
 کو سزا و عقاب کے ڈر سے خود ہی مجال انکار نہ
 ہو سکے گی۔

انہوں نے ہندو شکاریوں کو جو تعداد میں
 بہت زیادہ تھے گائے کی چربی اور مسلمان پاسبانوں
 کو جو تھوڑی تعداد میں تھے سوڑی چربی پکھانے
 پر زور ڈالا۔ یہ شرمناک روش دیکھ کر دونوں
 فرقوں میں اضطراب پیدا ہو گیا اور اپنے
 اپنے مذہب و اعتقاد کی حفاظت کی خاطر ان
 کی اطاعت و انقیاد سے منہ موڑ لیا۔ ان کے
 اس اضطراب نے خرمین اس پر جنگاری کا کام
 کیا کہ وہ نصاریٰ کا قتل، ڈاکہ زنی، ان کے
 مزاروں اور سپہ سالاروں پر حملہ شروع کر دیا

مہم من اعتدی واساء وارتکب
انظاظہ و التواء فقتل الولدان
والنساء فاستمتع الخذلان والھوان
من اغتال النساء واستوجب
الغزى والصغار من قتل الصبية
الصغار۔

ثمان کلام من الجنود المنفرة قد تھضوا
من معسکرم ومقامہم بعد الفتن بالمرثم
وحکامہم وقد تطرق الوھن والاختلال
فی افعال العمال وشمی فی امن الطرائق الفناد
والفتور واخلت الاوامر والھوى وھاجت
فتن وجوہ من المناد بئوالعیاد وشام البواد
فی البوادى والبلاد فہی تمور
فادی کثیر من الجیوش الخ

دارالملک دھلی النی می مصر
مشہور وبلد مصمور و مثنوی
تجمع کثیر من ال تیمور فامروا
بہامن کان من قبل من بینہم
وہیالہ شملت و تامور و ہوم
عشر قدرۃ الی اذل العس و ہو
فوالعقد لزوجہ و تامور ہامو و کان
ساملہ امادی کام فی المعنی
والب علیا للنصارى مو الیہ

سہ سالہ پر سہ در شاہ صفہ سہ ہر ذیت محل سہ حکم حسن اشفاق

بعض لشکری مدت سہا ور کر گئے انوں نے
قساوت قلبی اور شوریدہ سری کا انتہائی مظاہر
کیا بچوں اور عورتوں کے قتل سے بھی دریغ
نہ کیا چھوٹے چھوٹے بچوں اور بے گناہ
عورتوں کی قتل و غارتگری سے رسوائی و ذلت
کے سختی بن بیٹھے۔

پھر تمام باغی گروہ لشکر یاں اپنی چھاؤنیوں
سے اپنے افسروں سے ہٹنے کے بعد مل کر
ہوئے۔ عالموں اور حاکموں کے نظردرم
برہم ہو گئے راستوں کے امن میں خلل و فتور
مخلوق خدا میں فتنہ و فساد اور دیہات و بلاد
میں شور و شغب پھیل گیا۔ طوفان حوادث
جوش میں آگیا۔

بہت سے لشکر شہر مشہور و بلد معمور ہو سکے
آل تیمور دار السلطنت دہلی جا پہنچے وہاں
پہنچکر ان سب نے ایسے شخص کو سردار پیشوا
بنایا جو اس سے پہلے بھی ان کا آمر و حاکم تھا
جس کے پاس اس کے ارکان دولت اور
وزیر بھی تھے لیکن وہ خود ضعیف و غمزہ اور
بے تجربہ کار تھا عمر کی کافی منزلیں طے کر کے بڑھاپے
کی داوی میں قدم رکھ چکا تھا۔ ادھرچ پہنچے
تو آمر و حاکم ہونے کے بجائے اپنی شرمیلیہ بات
اور وزیر کا مامور و محکوم تھا۔ اس کا یہ وزیر

جو حقیقت میں نصاریٰ کا کارپرداز اور ان کی
صحت میں قالی تھا۔

صحیح معنوں میں حاکم و والی اور
نصاریٰ کے دشمنوں کا شدید ترین مخالف تھا
یہی اس آمر و حاکم کے اہل خاندان کا حال تھا،
ان میں سے بعض مقرب بارگاہ اور راز دار بھی
تھے یہ سب کے سب جو جی چاہا کرتے
تھے۔ اپنی آراء پر عمل پہاڑ بھٹکتے کین اس
کی اطاعت کا دم بھرتے تھے اور وہ ہزار الیسا
ضعیف الرأی نا تجرب کار تھا کہ کچھ نہ سنا ہی نہ
تھا اس سے عجیب عجیب حکمتیں سرزد ہوتی تھیں
کوئی کام اپنی رائے سے نہ کر سکتا تھا، نہ چاہا
برا سمجھنے کی صلاحیت رکھتا تھا، کسی کو خضیع یا
علی الاعلان کوئی حکم دے سکتا تھا، نہ کسی کو
نفع و ضرر پہنچانے کی طاقت تھا۔

یہ تو سب کچھ ہو ہی رہا تھا، بعض شہر و
دیہ سے بہادر سمانین کی ایک جماعت علماء
زہاد، اور ائمہ اجتہاد سے جہاد کے وجوب
کا فتویٰ لے کر ہمال و قتال کے لئے اٹھ
کھڑی ہوئی۔

ادھل اس نا تجرب کار مفرار نے اپنے بعض
ناما قبلت اندیش، سفیہ، خائن و زبردست اولاد
کو امیر لشکر بنا دیا، یہ لوگ دیندار و قلمدان

فی جہم غالیاء، ول من عداہم
لا یبالیہم عداہم مبعضا قالیا
و کذا عشریتہ و بعض من
عشریتہ الا قریبین من سریرہ
و سریرتہ یقولون ما یشاءون
و یعملون بأمرائہم و فی طاعة
یبراءون، و هو یقر لا یعلم امراء
ولا یعمل الا امرا، ولا یأمر
برایہ امراء، ولا یفقه خیرا
ولا شرا، ولا یحکم بشئ جہرا
و سراً ولا یملک نفعا
ولا ضرا

هذا وقد انتھض من بعض
الغریب و البلاد جمیع من المسلمین المجاہد
للجہاد و الجہاد، والغزو و الجہاد،
بعد الاستفتاء و الاستشاد، من العلماء
الزہاد، و افاضہم یوجب الجہاد،

بفتویٰ ائمة الاجتہاد و قد امر ذلك الامر
على الجہاد بعض من لہم الاجتہاد و الامناء
و کانوا من السفہار الخوان المجاہد المذہب

نہ شہر و دیہات میں جو کچھ موزوں ہو سکتا تھا غریب، سکھ، برہمن و غیر ملکان وغیرہ۔

من العلاء الامناء .

لعيشه واصلت حمة وحرية .
ولديمار سواطعنا وضرنا ، اختارنا
للمعاشرة والمشاورة سوف من اهل
السوق ، فقامر اولئك الاعمار في
غمر الازراف والاسراف وخرات
الفسوق .

كانوا في عسر ثم فجعروا ،
واذ فجعروا فجعروا ، كانوا ياخذون
من الناس بحيلة تزويد الجيوش
وتجهيزهم مما لا يجتأ ، ولا
ينالون شيئا منه احدا من
الجيوش فياكلون كل ما ياخذون
اكلًا لثما ، شغلهم قواد البغايا ،
عن قيادة البغايا ، واقعدهم
القعود مع السراي عن السرى
مع السرايا ، والمهام ملاهم
في رخاء العيش ، فاخرهم عن
مقدمة الجيش وقلوبهم مافي قلوبهم من
الفشل والهم الميسر عن الثبات في
قلب الخيس ، وبطهم المشامة عن المنة
وحاقهم الميسر والميسرة
عن الميسرة ، وكفهم من معهم

سے متفرق تھے .

انہیں نہ تو میدان کارزار ہی سے کبھی
واسطہ پر تھا اور نہ کبھی شمشیر زنی اور نیزہ بازی
کا ہی موقع ہوا تھا . انہوں نے بازاری لوگوں
کو اپنا ہم نشین و ہمیں بنایا ، اس طرح ناکارہ
کار ، آرام طلبی ، اسراف بیجا اور فسق و فحش میں
مبتلا ہو گئے .

وہ تلک دست ہو چکے تھے پھر والد ہو گئے
جب والد ہو گئے تو عیش پرستیوں میں پڑ گئے
لوگوں سے لشکروں کے ساز و سامان کے
بہانے سے کافی مقدار میں مال جمع کرتے تھے
اور اس میں سے ایک حصہ بھی کسی لشکر پر
خرچ نہ کرتے تھے جو کچھ وصول کرتے تھے ،
خود کھا جاتے تھے . یہاں تک بھی غنیمت تھا
لیکن ان کو تو زمان فاحشہ و تباہ کرنے والے
کی قیادت اور کینزوں کی شبہ باشی نے لشکروں
کے ساتھ رات کو چلنے سے روک دیا اور آلات
عیش و طرب نے آرام طلبی میں ڈال کر مقدمہ
ابیش سے بھی بچھڑے کر دیا . ان کے دلوں میں
نامردی اور ذلیل اندیشہ بیٹھ گیا ، اسی نے ان
کو وسط لشکر میں ثابت قدمی سے روکا ، شوخی
قسمت نے سیمین سے اور قمار و توکرگی نے میرہ
سے باز رکھا ، ان کے خوشامد و اور بازاری

من سوفه السوفه عن
الامتنان مع الساقه، وكذلك
من يتولى خطبا جليلا مع
عدم الخلقة وحمل حملا
تفيرا مع عوز الطاقة، يبيتون
تياما و يظنون سكرى، واما انتبهوا
وصحوا لهم اغفال حبارى.

وقد هببت عليهم
بالجنود النصارى قد عرجوا
وعرجوا شجاع المصر على جبل
شاهق، وخصوه وحفر وحواله
مقادق، ونصبوا عليه مجانق،
يرون بهائم البلد والشور
والمساكن والدمر بمقادق،
كالنهاب و صواغق.

والجنود المنعزفة اشبات
مصلحة صاروا طرائق قددا، يعظم
لا يطعم احدا والبعض لا يجدون
ملتجدا، منهم من وثق لفقره طاقه و
افقدته عن القيام للتعرف فاقته
ومتهم من عوقه عن المبارز
عالمهم منهم من هرب وقلبه
همب، ومنهم من طغى ويطغى

هم محبتوں کے ساتھ پہچان دستہ سے بھی
علیحدہ رکھا۔ ایسا ہی ہوا کرتا ہے جب
کسی نااہل کو کوئی بڑا کام سپرد کیا جاتا
ہے اور کمزور پر بھاری بوجھ لاداجاتا
ہے۔ وہ راست سو کر اور دن بے رست
ہو کر گذارتے، جب بیدار و ہمیشہ رہتے
تو غافل و حیران پھرتے۔

نوبت پہ اینجا رسید کہ نصاری کا لشکر
ان پر اگر ٹوٹ پڑا۔ ایک بلند پہاڑی پر چڑھ
کر شہر کا رخ کر دیا، شہر کا محاصرہ کر کے
خندقیں کھود ڈالیں، پہاڑی پر توپیں
اور مخفی نصب کر کے شہر پناہ آدم کا تان
پر گولہ باری شروع کر دی۔ ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ بھیاں اور تارے ٹوٹ ٹوٹ کر غاروں
پر گر رہے ہیں۔

ہندستانوں کا برسر پیکار اور باغی لشکر
مختلف ٹوپیوں میں تقسیم تھا، بعض گروہ کا
کوئی جنرل ہی نہ تھا، بعض کو جیسے پناہ بھی
میر نہ تھی، بعض کی طاقت فقر و فاقہ نے سلب
کر کے ہاتھ پاؤں توڑ کر پٹا دیا تھا، کچھ تھوڑا
سامان غنیمت ہاتھ لگنے سے بے نیاز ہو گئے
تھے، کچھ ترسان دل زان قلب کے ساتھ بھاگ
چھوٹے تھے، بعض ظنیان و سرکشی سے

وَابْتِغَى لَهُ مِنَ النَّبَالِي مَا ابْتِغَى، وَوَعَدَهُمْ مِنْ
 يَسْتَكْفِتُ بِهِمْ، لِيُفْرَقَ بِهِمُ الدُّخُولُ
 فِي الصَّفَوفِ، وَوَعَدَهُمْ مِنْ كَانِ يَحَالِدُ
 يَحَارِبُ، وَوَعَدَهُمْ لِنَصَارَى وَيَحَارِبُ
 وَالنَّصَارَى بَعْدَ مَا وَهَبُوا
 اسْتَكْتَبُوا، وَاسْتَعَدَّ وَاقِ الْعَرَبِ
 هَذَا كَالْغَرِبِ، وَاسْتَعَدُّوا فَاغْلَبَهُمْ
 بِكَثِيرٍ مِنَ الْقَدَدِ وَالْقُدَدِ، وَ
 اِعَانَهُمْ بَعْدَ دَهْدٍ مَدَدٌ، فِي
 اقْصَرِ الْمُدَدِ، فَجَمَعَ النِّصَارَى
 عَلَى ذَلِكَ الْجَبِيلِ لِلْعَرَبِ الْعَوَانِ،
 كَثِيرًا مِنَ الْعَنُودِ وَالْأَعْوَانِ، فَمِنْ جُنُودِهِمْ
 أَشْيَاطُهُمُ الْبَيْضَاءُ، وَنَهْمُ جِرَانِهِمْ مِنَ الْفُلِّ الْهَانِطِ
 الْقَمَلُ الْوَالْمُطَلِقِ، لَدَيْنَ أَتْرَافِهِمْ، وَنَصَارَى بَعْدَ
 الْإِيمَانِ، وَبِأَعْوَادِهِمْ، فَخَسَّ مِنَ الْأَتْمَانِ
 وَقَدْ اسْتَلَفَ بِالنَّصَارَى مَنْ سَكَنَ
 الْبِلْدَانِ لَا فَاغْلَبَهُمْ، فَالْمَدَانِطُ كَالْمَدَامِ
 مَعْرُومٌ، وَأَمَّا الْمُسْلِمُونَ فَقَدْ اخْتَلَفُوا اسْتِزْلَافًا
 فَبَعْضُهُمُ النَّصَارَى قَالُونَ، وَبَعْضُهُمْ لَهُمْ
 مَوَالِيونَ فِي حَيْثُ هُمَا لَوْنٌ وَبَعْضُهُمْ لَكِنَّهُ
 الْحَقُّ الْمُسْلِمُونَ بِالْجَبِيلِ وَالْمَلَاكِمَةِ، وَبَعْضُهُمْ
 فِي قُلُوبِهِمْ كَالْمَحَابِلِ، وَبَعْضُهُمْ
 وَقَعَهُ هُمْ

بکا اور قوس پر چڑھا دیتے بعض نے بیان کیا
 کے جنگ و کشت قومی پر سے بن کر مغربی جنگ
 میں داخل ہونے کو کہا جانا صحت ایک گروہ تھا
 کا جواب دیتے ہوئے ہمارے سے اترنا
 لہذا سے جب لڑتے لڑتے شکست گئے اور
 پست ہو گئے تو غریب ہندوؤں سے مدد و معاونت
 کے طالب ہوئے، ہندوؤں نے کثیر نظر اور ساز
 سامان حرب سے تحریض کی بہت میں نے دیکھا
 مدد کی، تب تو نصاریٰ نے سخت لڑائی کشائی
 اور اس پہاڑی پر بہت سا لشکر و فوج لگا کر
 جمع کر لئے، ان کے لشکریوں میں گروہ سے گروہ
 گروہ بھی ستھارے، ذیل ترین ہندو بھی اور
 بدعت و کیش مسلمان بھی جو ایمان کے بعد
 کی محبت میں سرگرم ہو کر اپنے دین کو بڑھانے کے
 بخوش پہنچ چکے تھے۔

بڑا دھڑا شری گن نصاریٰ کی محبت کا دم
 بھرتے گئے اور تمام ہندو ان کے ساتھ
 مسلمانوں میں دو گروہ بن گئے، ایک گروہ تو
 ان وغیرہ کیوں، کا جانی دشمن تھا، دوسرا گروہ
 ان کی محبت میں اس دور غلو رکھتا تھا کہ اس
 سے ہندوستانی لشکر کی برتری، مہادیو کی
 شکر و وفاداری اور ان کے علی و قلی
 کرنے میں مکر و حیل سے کوئی کسر نہ تھا کھی

تقی، ان کے اندر فراقی و اشتاق پیدا نا ان
کا دل چسپ مشغول تھا

پھر تو نصارے شہر اور اس کے پھاڑوں
در بانوں اور محظوظ پر حملہ کرنے لگے اور
جماعت مجاہدین اور لشکریوں کے ایک بہادر
گروہ نے ان کے حملوں کو روکا اور ان کے
مقاصد میں حائل ہونا اپنے لئے اہم ترین فرض
قرار دیا۔ دن رات بیدل اور سوار و پیادہ
دینے لگے۔

چار مہینے تک متواتر جنگ ہوتی رہی دشمن
اس مدت میں کثیر لاکھ لاکھ اور ساز و سامان کے
باوجود شہر میں داخل نہ ہو سکا۔

جب بھی حملہ کرتے تھے روکے جاتے
تھے، جس وقت اقدام کرتے تھے لوٹا جاتے
جاتے تھے، بہادر اور نگہبان غازی پر سے
زور شور سے مینار کو روک رہے تھے بدعت
و مہارت میں خوب خوب جوہر دکھا رہے
تھے، مقابلے میں ثابت قدم تھے اور ہر شیعہ
کرنے والے پر آگے بڑھ کر حملہ آور تھے۔ ان
میں سے بہت سے جام شہادت پی کر سعادت
کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔

نیوکادوں کے لئے بہشت، حوری اور
اس سے بڑے چمک بھری نعمتیں ہیں۔

و نیز یہ سلسلہ و طریق جمعہ
و زبانیوں کی ہذا کلمہ جہاد۔

قطر انصاری بحملوں
ہو بلند و ابوابہ و بیطون علی
درابستہ و حجابہ، و المجاہدین
الشہود و فریق من الجنود، یعوقون
عن البلد و یصاولون، و یحولون
بینہم و بین مالیک و یحالیون، یجالد الغیثان
لیلاً و نهاراً، یرکبانا و یرجالا و
کانت الحرب بینہما الربیعہ اشہر
سجالاً، و لم یجد العدی فی سلك
المدۃ مع غایۃ الشد و کثرۃ العید،
و القذی الی دخول البلد سبیل و محالاً
سبل کلما ہجموا صدوا، و مہما اذعما
ردوا، کان المجاہدین الغزاة الحماة
انکماہ بدافعہم اشد دفاعاً، و
یقابضونہم اسد قراہ، یثبٹون لعد
لا لتعام، لا اقدام، و یقدمون علی
کل مقدم، لدی الاقدام، فذاک کثیر
مہم شہد الشہادۃ، و سعدوا
و سعدوا معارج السعادات،
و المہین احسنوا الحسنى
و المہادات

وَمَا بَقِيَ مِنَ الْمَجَاهِدِينَ إِلَّا الْقَلِيلُ
يَبْتَغُونَ جِياعاً، وَيَصْبَحُونَ إِلَى الْغُرُ
سِ رِاعاً، فَيَقَارِعُونَ الْعَدُوَّ قِرَاعاً، فَكَانُوا
مِنْ جَمْعٍ مِنَ الْجَيْشِ يَحْفَظُونَ السُّورَ،
وَيَسْتَدُونَ الثُّغُورَ حَتَّى أَقْعَدَت لَيْلَةُ
ثَلَاثَةٍ مِنَ الْجَيْشِ قَدْ تَعَوَّدُوا بِالْبَدْعَةِ
وَالْكَثَلِ، وَجَبَلُوا عَلَى الْحَبْنِ وَالْفِشْلِ، فِي
مِرْصَدٍ مَعَادٍ لِلْجَبَلِ، فَوَضَعُوا أَسْلِحَتَهُمْ
وَبَانُوا نِيَاماً، فَبَيَّتَهُمُ الْعَدُوُّ وَاخْتَدَا أَسْلِحَتَهُمْ
وَاخْتَرَمُوهُمْ اخْتِرَاماً، وَانَامُوا، وَثَلَاثُ اللَّيَالِي
فَمَا اسْتَظَاعُوا قِيَاماً.

فلما استولى النصارى على ذلك
المصدود دخلوا فيه نصبوا مغانق كثيرة
لهذا سوريليه، وهدم برج كان في حواليه، و
فتح باب يهاديه، وامطروا بنادق ثقالا
كبارا، في كل ان ليلا ونهارا، فحدث
الغطور والكسوف، في حائط السور، وبدا
الغروج في الجدران والبروج، وتضعضهم ليلته،
وتقطع الاسباب، وارتفع العجاب، ولما
يستطعم احد من الجيوش هناك
قياما وقعودا، ولا طلوعا على
ذلك السور وصعودا، فكل من طعم
رحمي مستحق، وتردى في حندق.

اب نہاد من کینیک فخریعت باقی رہ
گئی جو یہ کہ بیاس برداشت کر کے رست
گزارتی اور صبح ہوتے ہی دشمن کے مقابلہ پر
ڈٹ کر نبرد آزما ہوتی، لشکریوں کی ایک جماعت
کے ساتھ مل کر یہی شہر سپاہ کی حفاظت و شہری
مرحمت کی نگہداشت کرتی، بد قسمتی سے ایک
شب کو یہاں ہی کی محاذی کمین گاہ پر ایک پیش
پرست، بزدل اور کسل مند جماعت مقرر کر گئی
وہ اپنے تعینار تار کرار ہم کی نیند سو گئی، دشمن
نے موقعہ غنیمت سمجھ کر شجوں مارا اور ہتھیاروں
پر قبضہ کر کے اسے قیامت تک کے لئے سلاویا۔
جب نصاریٰ نے اس کمین گاہ پر قبضہ
کر لیا تو بہت سی توپیں اور مخفیاتی نزدیک
ترین شہر سپاہ اور قریب ترین برج پر ان کے
گرنے اور محاذی پھاٹک کھونسنے کے لئے
لگا دیں اور دن رات گولہ پھینکنا اور بندھنوں
سے گولیوں کا مینہ برسانا شروع کر دیا جس
سے شہر سپاہ کی دیوار اور برجوں میں شکاف
پڑ گئے، پھاٹک گر پڑا اور امیدوں کے رشتے
ہاتھ سے چھوٹ گئے، عامل پردہ درمیان سے
اٹھ گیا، کوئی لشکر ہی بچنے پہنچنے کی ہاں نہ دے
دیکھتا تھا دیوار پر چڑھ کر جہانک سکتا تھا، جو کچھ
تھا گولی کا نشانہ بن کر خندق میں جا پڑتا تھا۔

وكانوا يتكلمون فرصة
 فخرج الى دور آخر ليتخذوها
 كدورا وليا شمس حبيبا ومقبلا
 فكلمهم كلما برزوا من العوسين ايما
 فنفوا اخذوا وقتلوا تغتلبا فكلوا
 لا يبرزون بحيث يستشعرون
 مقاتلا ومقبلا الا قليلا، ومع ذلك
 كان ياتيهم من العجل مدد متوال يودي
 به هتكت انتصارى حوال.

ثم انه لم يبق في البلد من اول
 ولا وال، اذ خرج الملك مع من له من
 ال وحيال، الى مقبرة هي من البلد ثلثة
 اميال وكان مطيعا لزوجته وعاملة
 الغوان مغفرا بما كان يخلقه من
 الكذب والبهتان، ويسؤل له انت
 النصرى بعد تسليطهم يستعبرنه
 باحسان، ويمنكونه في الملك بائنه
 وسنطان، فكان مغفرا واسرورا
 بعينه ويبيده الشيطان، ومخرج مع
 الملك من له من الامراء والخصوة
 مستصحبين اهلهم وبناتهم
 فلكم في دورهم وبناتهم الاله
 فلوها متعتهم بـ حوالهم

وہ فرست کے منتظر تھے کہ موقعہ پا کر
 اپنے دوستوں کے گھروں کی طرح دوسرے
 گھروں میں بھی پہنچ کر انہیں شب و روز کی
 آرام گاہ بنائیں لیکن وہ اجنتی جب بھی نکلتے
 پکڑ کر قتل کر دیے جاتے۔ اس نے جہاں
 انہیں مقابر کا اندیشہ ہوتا وہاں بہت کم
 نکلتے، اس کے باوجود انہیں پرہیزی سے
 مسلسل مدد پہنچ رہی تھی اور ہر عیسائی دوست
 ہندوان کی مدد میں پیش تھا۔

بڑی مصیبت یہ آپڑی تھی کہ شہر میں نہ
 کوئی جائے پناہ رہی تھی اور نہ حاکم می پاتا تھا
 کیونکہ حاکم بادشاہ اپنے ال و حیاں کو
 لیکر شہر سے تین میل دور مقبرہ میں جا چکا تھا
 وہ دراصل اپنی بیگم اور خائن وزیر کا مٹھن تھا،
 جس نے کذب و بہتان سے کام لیکر دھوکے
 میں ڈال رکھا تھا، اس نے یہ کہہ کر بادشاہ
 کو پھسلایا تھا کہ لٹاؤنے قابض ہونے کے
 بعد اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے
 اور اسی کو بزرگی و سربراہی بخش دیں گے
 وہ فریب خوردہ ان شیطانی وعدوں اور
 ایسی آرزوؤں پر خوش تھا، بادشاہ کے
 ساتھ اس کے تمام امرا و متعلقین بھی آئے
 ال و حیاں کو لیکر گھروں میں مال و متاع

ان سب کے شر چھوڑ کر چلے جانے سے شہر لو
پر مڑ سکیں و رعب جاری ہو جائے قدرتی امر تھا
مرغوب و متاثر لوگ بھی مکان چھوڑ بھاگے۔

جب شہر کے مکان مکینوں سے خالی
ہو گئے تو نصارے اور ان کا لشکر ان میں
داخل ہو گیا۔ انہوں نے مال و متاع لوٹا،
باقیمانہ ضعیفوں، بچوں اور عورتوں کو قتل
کرنا شروع کیا۔ بہادران شہر میں سے ایک
بھی ایسا نہ بچا تھا جو ان کا کسی اعتبار سے
مقابلہ کر سکتا۔

باقی لشکروں میں سے بعض تو نصارے
کے قبضہ سے پہلے ہی بھاگ گئے، بعض قبضہ
کے بعد ثابت قدم نہ رہ سکے، بعض کئی بار
شہر میں مصروف کارزار رہ کر بے دم ہو چکے
تھے، اب بیویوں اور دو مہرے ہندؤں نے
جو نصارے کے دوست تھے اور بادشاہ کے
ان کارپردازوں نے جو مجاہد گروہ کے دشمن
تھے، ایسی تدبیر سوچی جس سے شہریوں اور
لشکریوں کو ہلاک کر سکیں، انہوں نے وہ
سب قزاقوں کیوں کے پاس تقا چھپا دیا اور
وہیات و قصبات سے جو ان کے پاس آج
آتا رہتا تھا وہ روک دیا، یہ تدبیر کارگر ہوئی
شکری اور شہری بھوک پیاس سوزش

سلا من الشریک غیرہ

و یخرو جھم من البلد استوفی التکلیف
على كثير من سكانه. فخرج كل من
وراء من مكانه۔

فلما خلت الديار من أهلها
دخلت النصارى وجنودهم فيها
فمالوا على ما وجدوا فيها من
الوحيد والمال. واغتالوا من
بقي في دار من السمران والأطفال
والضعفاء من الرجال فلم يبق من أهل
البلد لسعادتهم وبجائزهم أحد من أهل البلد۔

وأما العيوش المنحرفة فمنهم
من هرب قبل أن يأتوا النصارى فرارا،
ومنهم من لم يستطع بعده ثباتا و
فرارا، ومنهم من قتلهم في البلد
مرارا، فذهب السدان، وهناك
آخرون، هم للنصارى مؤمنون،
وعقيل المذلت الأولى هم للمقاتلين
قالون، تدبيرا، ينتهزهم تشبيرا،
فقتلوا عليهم الأوقات تقصيرا، فزوا
ما كان في البلد من الجبوب والغلات
وسدان ما كان يخبئ بطنهم من الخبائث
حق ظلموا، تواجدوا، والشاؤون التباها،
والتأكلوا التباها

ہو رہے تھے۔ دین دات گزارنے لگے۔ آخر
مجموعہ ویرستان جو کہ جگہ چھوٹے، پھر تو قلعہ
نے شہر کے پچاس گھر شہر نہادہ، ہزار اور
مکانوں پر مکمل قبضہ جمایا۔

اس وقت دہلی میں میرے اکثر اہل و عیال
موجود تھے اور مجھے بلایا بھی گیا تھا، ساتھ ہی طرح
کامیابی، کشائش و شادمانی کی امید بھی تھی جو
کچھ ہونے والا تھا وہ تو پیسے ہی مقدار ہو چکا تھا
میں نے دہلی کا رخ کر دیا۔ وہاں پہنچ کر اہل و
عیال سے ملا، اپنی عقل اور فہم کے مطابق لوگوں
کو اپنی رائے اور مشورہ سے آگاہ کیا لیکن نہ
انہوں نے میرا مشورہ قبول کیا اور نہ میری بات
مافی۔

جب نصارت کا شریعہ اچھی طرح قبضہ ہو گیا
اور کوئی لشکر کی دشمنی باقی نہ رہا، قلعہ اور
پانی دشمنوں کے حکم و استبداد کی وجہ سے
ناپید ہو گیا تو پانچ مشاہدہ روز اس حالت میں
گزار کر اپنی عزیز ترین متاع کہ جس میں اسباب
چھوڑ کر اباد برداری کا انتظام نہ ہو سکے کی وجہ
سے قلعہ پر بھروسہ کر کے اہل و عیال کو ساتھ
لے کر نکل کھڑے ہوئے۔

شہر و اس کے مال و دولت پر سفید راز
لشکریوں کے ذریعہ قابض ہو کر نصارت سے کی

و اضطراب و اضطراب و خرو
اشم ضرار۔ فاستولی النصاری علی
البلد و ابوابہ و سورہ و قلعہ
و اسواقہ و امیاتہ و دورہ۔

و اذ کان فی دہلی، کثیر من عیالی
واہلی، و مع ذلک کنت مدعوا و کان
الافلام و الافلام مرجوا، و الفرج و الفرج
مطلونا، و ما قدر فی الغیب مکتوبا
مکتونا، تو جہت تلقا دہلی، مہاکان
معلی، فالغیت بہار علی، و لاقیت
بہا علی، و اشتر الی الناس بہا اقتضی رائی
و فنی بہ عقلی، فلم یأتسروا بما اشترت
و لم یأتسروا بما امرت۔

فلما استولی النصاری علی البلد و لم
یترک فیہ من الجیوش و من سکاٹہ احد و
عزت حیدر القوام، و لم یبسرنا الماء
لغز، و اذ قد استبد بہ العداۃ، مکنت
فی حصۃ یام بولیالی، شم خرجت مع علی
و علی، بعد ثلاث ہالی، من کتب و شعی
و ہالی، فغزنا ما یکفی نقل اعمالی و احمہ
فلم یسہلا، معو کلا غزنا، و کلا و کلا
و النصاری بعد استیلہ ہم
فلما استولی و سوادہ، بسوادہ ہم

وهو لم يبرحوا مستمرين في انقضائه
مكثهم في ذلك المكان افرجهم وهم متولجون
بعضهم بعضا كان يباينهم بعضهم وكان في
ذلك المظيرة محروور اعسرورا اعشورا
مجنونا فاضحى ما سورا اعشورا
مكثهم مصفودا واخذوا من معه
من الابل والاحقاد مغربين في الزنادقة
الى البلد منهم من الزنادقة فقتلوا
من عظامهم عظمون او بطريق ابتداء
اخذوا بالسند في اثناء الطريق واخذوا
منهم مقطوعة الى رئيسهم في جوان
عوضتة وشركو بعضهم متبودة
شربوا تلك التي من بعد واداء

وحيثما في بيت من بيت
الضاحك الضيق في بيت من بيت
سود الكبد امسك الطهر ارق
ثم نظره من مسالك واسعة
المرحوق حين امن حاسده
معد وجب الشئ كانت الوهم

نام ترقی و ترقی: بادشاہ اور اس کے بیٹوں اور
پوتوں کے بیٹوں کی طرف مبدا و مبدی

ان سب سے صاحب نیک اپنا مستقر و مقبرہ
 دیکھو اور اتنا تقدیر الہی سے وہیں برقرار رکھا
 تھا۔ انہیں اپنے جھوٹے اور متکبر رویہ کی
 کذب بیانی پر اعتماد تھا۔ وہ اس مقبرہ میں
 بڑے خوش اور مگن تھے۔ خندہ دم بنے ہوئے
 دن گزار رہے تھے۔

اس طرح نور دہلی کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت
کشیدہ، دل چیدہ، میٹوں اور پوتوں کے ساتھ
پانچویں شہر کی طرف لیوا یا گیا۔ راستے میں میٹوں
اور پوتوں کو کسی سردار نے ہندوؤں کا نشانہ
بنایا، دھڑو میں پھینک کر سروں کو خزان
میں لٹا کر بادشاہ کے سامنے تحفہ پیش کیا
خزان سروں کو بھی کھل کر پھینک دیا۔

بادشاہ کو گور سے مت، سیاہ دل لگدی
ہال اور کچھی لکھ والوں کی حراست میں مرنی
کے مورخ سے بھی تنگ کو شہری میں مقید
کر دیا۔ پھر اس کو سیع ملک سے نکال کر دؤ
ہزار جزیرہ میں پھینکا دیا۔

بادشاہ کے ماتحت اس جنگ کو بھی روکا گیا
 لہٰذا سرحد میں بغاوت اٹھ کر اور غرض سلطان و بیگ کو
 گولہ کانا پڑا تھا۔

وكانت لهم موالية، اذ كانت
في حقله ملكة واسية، وقد
غلبت في ما طعمت، و سلبت
موا لا قد جمعت، وقد شئت
بعد ما كانت رشت، وابتذلت
بعد ما صينت، وقتلوا من
وجدوا من قومهم بالضرب والخنق
كما خفقوا وقتلوا من عداهم
كثيرا من الخلق، ولم يسجد من هؤلاء
الضعفاء الا من فر مستغيا، متواريا
بالليل ساريا، او من جد مسرعا هاربا،
بالنهار ساربا، وقليل ما هم.

ثم النصاري قتلوا من كان في
قواحي المصرو تلك الامجاد من الاولين
والرؤساء، وغصبوا ارضهم وعقارهم
ومساكنهم وديارهم، وامنعتمهم لمواليهم والخدم
والعالم، واخراسهم وابغوا لهم، وجاهلهم وجاهلهم
واعلمكم واهلهم وعبادهم جمعا
مع انهم كانوا عابا لله وعبادا ليطيعوا
خوفا وطعنا، ثم انهم حشروا
جنودهم لكل سبيل، لياخذوا من دن
بالخذ الوصيل، فاحذوا كثيرا
من الهامرين ومانجا منهم

جو نصار سے کی، اس وقت بھی ملین و دوست تھی
جبکہ وہ حیثیت میں تکر تھی۔ وہ اپنی آبروں
اپنے کر نشین بنائے ہیں تاہم یہی حال کہ
جس کو وہ مال بھی یحییٰ لیا گیا۔ وہ نہایت بڑے
کے بعد بصورت اور حفاظت کے بعد بدعت
نئی۔ بادشاہ کی قوم میں سے جو بھی مٹا اس
کی گردن مار دی جاتی یا پانی دی جاتی جیسا
کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی عمل کیا گیا
ان کمزوروں میں سے وہی پنج مکا جورات
میں چھپ کر یا دن میں نظریں بچا کر تیزی
سے بھاگ گیا، اور ایسے خوش نصیب
بہت کم تھے۔

پھر نصار نے شہر کے گرد و نواح کے
دیسوں اور سرداروں کو قتل کرنا، ان کی
بامداد، عمارتیں، موشی، مال و متاع، ہاتھی
گھوڑے، اونٹ اور ہتھیاروں وغیرہ کو
لوٹنا شروع کیا۔

اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ ان کے اہل و عیال
کو بھی قتل کر ڈالا حالانکہ یہ سب رعایا بن چکے
تھے اور ڈر یا لالچ سے فرمانبردار بن ہی چکے
انہوں نے تمام راستوں پر چڑکیاں بٹھائی
تاکہ بھاگنے والوں کو پکڑ پکڑ کر لایا جائے
ہزاروں بھاگنے والوں میں تھوڑے

الْأَقْلِيلَ، فَهَبُوا أَوْلَادَ مَا كُنْ مَعَهُ
 الْمَأْخُودِينَ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ الذَّهَبِ
 وَالنَّجْدِينَ، بِلِ الْجَلَامِيبِ السَّرْمَلِ
 وَالْمَازَرِ وَالسَّرَاوِيلِ، ثُمَّ يَلْفُوهُمْ
 عِظَامَانَهُمْ فَتَقْضُوا عَلَيْهِمْ بِالْخَنْقِ
 وَالنَّقِيلِ، وَلَمْ يَذَرِ الْفَتْلُ
 شَيْئًا وَلَا لَصَافًا، وَلَا إِشْرَافًا
 وَلَا أَحْبَافًا، فَبَلَغَ الْقَتْلُ وَالْخَنْقُ
 الْإِهْلَا، وَجَبَلٌ مِنَ ابْتِلَى بِمُظْلَمِ
 الظُّلَامِ أَهْلَ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ،
 وَأَمَّا الْإِهْلَامُ فَقَدْ سَلِمُوا إِلَّا
 مِنْ ظُلْمٍ بِهِ أَنَّهُ مِمَّنْ يَحْسَبُ،
 وَلَمْ يَسْلَمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا مِنْ
 خَرَجٍ مِنْ بَيْتِهِ مَهَاجِرًا، أَوْ مِنْ
 كَانَ لِلنَّصَارَى نَاصِرًا، وَفِي دِينِهِ
 قَاصِرًا، أَوْ مِنْ كَانَ لَهُمْ جَاسِيًا،
 وَمِنْ رَحْمَةِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يُؤَسَّاءُ كَعَامِلِ
 الْمَلِكِ الَّذِي يَتَوَلَّاهُمْ، بِلِ سُلْطَانِهِمْ
 وَلَا يَمُوتُ نَكْدَةً تَعْنِي، إِذْ حَرَّمَ مَا تَمْنَى، وَبَقِيَ
 حَسْرَتَانِ فِي الْخُسْرَانِ، أَحَدُ حَالِ الْوَيْطِلِ
 مَحَالٍ، وَلَيْسَتْ كَانَتْ هَبِينَ هَبِينَ، فِي ذَلِّ مَحَالٍ
 حَسْرَتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذَلِكَ هُوَ
 الْعُسْرَانِ الْمُسِيمِ.

ہی بچ پائے، باقی سب پکڑے گئے، ان لوگوں
 کے پاس جو کچھ چاندی سونا لکھتا پہلے تو وہ چھین
 لیتے، پھر چادر، تہ بند، قمیص، پاجامہ جو کچھ ہوتا
 لگتا نہ چھوڑتے، اس کے بعد افسروں کے پاس
 پہنچا دیتے، وہ ان کے لئے قتل یا بھانسی کی
 سزا کا فیصلہ کرتے، جوان، بوڑھا، شریف،
 اور ذلیل سب کے ساتھ ہی سلوک ہوتا، اس
 طرح بھانسی پانے والوں اور قتل ہوئے والوں
 کی تعداد ہزار ہا تک پہنچ گئی، ظالموں کے ظلم کا
 شکار اکثر و بیشتر مسلمان تھے، ہندوؤں میں سے
 صرف وہ مارے گئے جن کے متعلق دشمنوں کو
 ہونے کا یقین تھا، اور مسلمانوں میں سے فقط
 وہ بچ سکے جو کسی نہ کسی طرح وہاں سے ہجرت
 کر گئے تھے یا وہ جو نصاریٰ کے ناصر اور اپنے
 دین و مذہب میں قاصر تھے، یا وہ جو ان کے
 جاسوس اور ان کی رحمت سے مایوس تھے
 انہیں میں سے بادشاہ کا وہ عامل بھی تھا جس
 نے نصاریٰ کو مسلط کر کے حاکم بنایا تھا لیکن
 اسے امیدوں کی محرومی اور ناکامی کی حسرت کا
 غم اٹھانا پڑا، اس کا حال متغیر ہو گیا، زمانے
 میں ذلیل و خوار ہو کر گیا، دنیا اور آخرت
 دونوں جگہ نقصان میں رہا اور یہی کھل چکا
 نقصان ہے۔

ثم انصارى اولوا الارض وفساء الهند
الذين هم يملكون من الارض اقطاعا وكانوا
لهم اتباعا، ليأخذوا من دخل يارهم فانا،
او وجد في امرضهم ما تراء، فآخذ
هو لجمعوا كثيرا، من الغرائب وأسرهم
وأشركهم اسارى، الى عظماء النصارى
فقتلهم جميعا، ولم يذروا رديعا،
ولا وضيعا.

ثم حشروا ونشروا اشياهم
وآباعهم في اقطار الملك، واجدوا في
في اسد الناس ابتلاهم بالردى والهلك
واذ خرجت الخواتين والمحصات من
النساء في هذه الباهية الدهيا، وعجن
وفمن عجائز وعجائز عن الغزل والاهيا،
فمنهن من هلكت من غلبة الفقرى ومنهن
من اهلكت نفسها بالفقرى، وصونا
لمرضاهن وحرمتهن، وحفظا لعفتها وعممتها
واكثرهن صرون سبايا، وابتلين
برزايا، واصبن ببلايا، فمنهن من
سرقوا بعض الخدمان، ومنهن من
بعت ببعض الاشمان، وكثير منهن
مكّن عتاشا وجوعا، وكثير منهن
من وسم يستطعن رجوعا، ولم يزلن

اور نصائی نے ماتحت ہندو راجا کے
پاس پیغام بھیجا کہ جو شخص بھی تمہارے علاقے میں
سے گذرے اسے پکڑ لیا جائے گا اور اسے
نے کافی تعداد میں مسافروں اور مہاجروں
کو پکڑ کر نصرانی مہاراجوں کے پاس پہنچا دیا۔
ان ظالموں نے سب کو مار ڈالا، نہ کوئی علی
خاندان فرد بچ سکا نہ کسی ادنیٰ انسان کو بچ سکا
نقیب ہوا۔

پھر اطراف و اکناف ملک میں لشکر
بھیجے جنہوں نے قتل و غارت گری کی
انتہا کر دی۔

اس ابتلا عظیم میں پردہ نشین خواتین
پیدل نکل کھڑی ہوئیں، ان میں بوڑھی اور
عمر رسیدہ بھی تھیں جو تنگ کر جانے لگیں
بہت سی خوف کی وجہ سے جان دے
بیٹھیں، اور بچا بیویں غمت و غصمت
کی بنا پر ڈوب کر مر گئیں، اکثر بچہ کر قیدی
بنالی گئیں اور طرح طرح کی مصیبتوں میں
جبتا ہو گئیں، کچھ کو بعض رذیلوں نے
لوٹ لیا بنایا اور بعض چندنگوں کے
بالعوض بیچ ڈالی گئیں، بہت سی بھوک
پیاس کی تاب نہ کر کر گئیں، بہت سی
ایسی غائب ہوئیں کہ پھر نہ تو لوٹ کر آئیں

شان کا کچھ تہ جی میں سکا۔

ہزاروں عورتیں اپنے سر پر سقوں
شوہروں، باپوں، بیٹوں، اور بھائیوں سے
جدا کر دی گئیں جب کہ وہ ایسی مصیبت
کا زمانہ تھا جو قیامت کا منظر پیش کر رہا
تھا کہ اس دن انسان اپنے بھائی، ماں،
باپ، بیوی، اولاد اور اہل خاندان سے
بھاگتا نظر آئے گا۔ بہت سی صبح کی سہاگن
عورتیں شام کو بیوہ بن گئیں اور شب کی انوش
پر درمیں سونے والے بچے صبح کو یتیم ہو کر
اٹھے۔ کتنی ہی عورتیں اپنی اولاد و خیرہ کے
غم میں گرہ یہ و ذاری کرتی تھیں اور کتنے مردوں
کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا جاری تھا،
شہر میل میدان اور بے آب گیاہ جنگل بن گیا تھا
اور شہری تباہ و برباد و منتشر ہو گئے تھے۔

اس کے بعد نصاریٰ کی توجہ مشرقی
شہروں اور دیہات کی طرف مبذول ہوئی
وہاں بھی بڑا فساد مچایا، قتل، غارتگری اور
پھانسی کا بازار گرم کر دیا۔ بے شمار مرد اور
پردہ نشین مستورات موت کے گھاٹ
اتر گئے۔ اور سینکڑوں، ہزاروں عورتوں
آدمی مار ڈالے گئے۔

میرا کیا پوچھنا، میں اپنے وطن مافوق

اور سر نیشہ حسن حسر، و حن
سواء النشیر من الاولیاء، والبعولۃ
والزانیۃ، والاخوة والامناء، اذ کان
کل یوم من ہذا الزمن
المریہ، یوم یقر المرء من
احید، وامہ وابیہ، وصاحبہ
وبیتہ، وفصیلۃ التي تودیدہ،
فکر من سواہ المسمین ایامی نوولد
مبحر ایامی، و حکم من شکلی
تیک و سوج، و حکم من ثکلان
تعبیر جراتہ عن حزنہ و بسرہ
یسوج، و قد صار البلد قاعا
صفصفا و قفرا سبسا، و
اصلوہ نفرقوا و تفرقوا
و ذهبوا ابدی سبا۔

ثم ترجمت النصاری الی جانب
الشرق یما فیہ من القری والبلد، ذاکثر و فیہا
الفساد و قتل فیہا القتل بالقرۃ و الخوف من العباد
لخصر الاحمال کثیر من الرجال و یتالھما و غیر
الغیا، حنا غفیر من الیرایا، و احیب
بالنساء و الحنوف منات و الوف
من الیرعا،

و اما انما فقد کنت انحو

خذ صاحب الوطن المألوف واليسير
 مغفوف، وعلمه موف، وبسبب وسبب
 انظار، فيها مخاوف وخطار، و
 الصامی وجنودهم متجسسون
 ومن الماترة متجسسون، وقد
 امروا الزط وقبيلهم وقریقهم، بان
 يفتكوا السائرة ويرهبوهم، وينهبوهم
 ويقطعو اسبيلهم وطريقهم
 ولم يخلوا سبيل العاب، ولم يذروا
 فلكا في فلك في معبر من المعابر اخذوا
 السفائن وخرقوها، ببل خرقوها
 وعابوها وخرقوها، وحجروا
 على الملاحين، لئلا يتسر العبور
 للباحين والسياحين في وقت وحین
 فقد نجاني، ومن معي مالك الملك من
 كل بلیة وهلك، وجاؤني وبهم بحارا و
 انهارا بل مجسر وفلك، وحفظنا جميعا
 عن افات تلك المسافات، ومهلك تلك
 المسالك، وهطوف تلك الطرائق، وقوارع
 تلك الشوايع، ويلفتنا بوقایة الكافية، وحایة
 الوافية، ونعمته الصافية، و
 رحمة العافية، وطنی ومکنی و
 حری، ووجاری واهلی وحباری

اخیراً اور کی طرف چلا جا رہا تھا، رہسہ طرف
 اور رہ گذر اندر وہاں تھا میرے اور وطن
 کے درمیان کئی خوف و خطرہ سے بھری
 میوٹی منزلیں تھیں، انصاری اور ان کا لشکر
 دن رات تلاش و تجسس میں مگڑھاں رہت
 جاٹوں کو مسافروں کے مار ڈالتے، ڈراتے،
 لوٹنے ڈاکو ڈالتے کی کھلی چھٹی دے دی تھی
 تھی۔

انہوں نے سارے ناکے بند کر کے
 تھے اور کسی گھاٹ پر کوئی کشتی یا ناؤ تک
 نہ چھوڑی تھی، کشتیوں کو بچاؤ ڈالتے جبکہ
 خراب کر کے فرق کر دیتے یا جلا ڈالتے،
 ملاحوں کو روک دیا تھا تاکہ کوئی سیاح
 یا مسافر کسی وقت بھی ادھر سے نہ گذر سکے۔

فراتے مالک الملک نے مجھ اور میرے
 متعلقین کو ہر مصیبت و ہلاکت سے محفوظ رکھ
 کر کئی اور کشتی کی نذر کے بغیر دیاؤں اور
 نہروں کو عبور کر کے نجات دی اور ہم سب
 کو فات مسافات، مسالک مسالک احواز
 راہ، اور مصائب گذر گاہ سے محفوظ مانوں
 رکھا اور اپنی پوری حفاظت، کامل حمایت،
 مکمل نعمت اور بیشمار رحمت کے ساتھ ہمیں
 اپنے حواریوں اور احباب و رشتہ دار تک

۱۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۲۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۳۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۴۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۵۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۶۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۷۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۸۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۹۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۱۰۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن

۱۱۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۱۲۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۱۳۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۱۴۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن
 ۱۵۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن

۱۶۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن

پہنچایا۔ ہم خدا کی اس بے پناہ عنایت اور
 تمام آفات سے حفاظت پر اس کا شکر ادا کیا
 نصاریٰ کے باغی گروہوں اور ہمارے
 نواح کے متعدد لشکروں نے اپنے سابقہ
 والی کی ایک حکیم اور اس کے ایک ناخبرہ کار اور
 ناخبرہ لشکر کے کوامیر و حاکم بنا ڈالا۔

نصاریٰ نے اس والی سے اس کا ملک
 چھین لیا تھا، وہ بڑا اسی ولایتی تھا۔ عیش و
 طرب میں منہمک، انتظام ملکی سے غافل، عقل و
 خرد سے بیگانہ اور نقص عمدہ و میثاق میں لگا
 تھا۔ نصاریٰ کی عملداری ختم ہوئے پر وہ ملک
 مالک بن گئی۔ اس کا رٹا کچھوٹا، ناخبرہ کار،
 نازیروہ، ہم ہمنوں کے ساتھ کھیلنے والا،
 اور دشمن سے لاپرواہ تھا۔ تدبیر امور مملکت،
 اجراء احکام اور قیادت فوج کی صلاحیت نہ
 رکھتا تھا۔ اس کے اعیان سلطنت اور ارباب
 دولت سب کے سب نااہل، سست، بزدل،
 احمق، فحاش اور غیر دیا انداز تھے۔ اکثر ذلیل
 اور بعض بندگان نہر تھے۔

ان میں سفید ہمیش پرست، نادان، بے
 آواز، سست، منافق، چرب زبان، ذلیل
 غلام زادہ، حیران و پریشان، غلام و جاہل
 ساز و بیکار، فحاش و نکار، بے ذہن و بے

۱۷۔ من بعد من بعد اولیٰ فی سبک المساقاۃ ومن

عین ذو وجہین۔

ومنہم مدبر لکنہ مدبر
یقتضی بہ التدبیر الی الادباز
والدبار والنباز، ویقتضی اول
الایصار، بصائر الاعتبار۔

واکثرہم للنصارى ناصرون
وفی تولیہم متناصرون، وکلہم
عن تدبیر تدبیرہم مقصرون، او
مقصرون قاصرون، او متقاصرون۔
والنصارى مع نسوانہم وولدانہم
معصرون، فی المصر فی قصورہم معضون
لما فی تدبیر عمار بہم من قصور۔

وقد حصن النصارى تلك القصور
بالخنادق والسور، والجیوش المتحرفة
حولہم یصلون ویفشلون، ویقولون
مالا یفعلون، ثم اقی جنود البیضان
لامداد المحصورین، ودخلوا المصر
فقتلوا الغزاة الشجعان، فقتل كثير
من البیضان، وہ دخل بقیہہم علی المحصورین
معصون مکتوبین، ثم خرج کل من فی القصور
بمعوضہم احدث اقتضاء القتل القصور، وتحصن
النصارى فی حدیقہ علی

میلین من البلد، وحصنوها

سبھی قسم کے لوگ تھے۔

بعض ایسے جھگڑنے والے مدبر تھے کہ ان کی
تدبیر، تباہی و بربادی وادبار کی طرف لیبائی
تھی اور صاحب نظر افراد کو عبرت کے عیب
عجیب مناظر دکھائی تھی۔

ان میں سے اکثر نصاریٰ کے مساویں مدبر
اور محبت و فاشعار تھے اور یہ سب کے سب
دشمن کی جلالت خیز تدبیروں سے ناواقف اور
ان کی مصلحت اندیشی سے بے خبر تھے۔

نصاریٰ اپنے بچوں اور عورتوں کے ساتھ
شہر میں محصور مگر مخالف گروہ کی ناقص تدبیروں
کی وجہ سے اپنے مکانات میں محفوظ تھے۔

نصارے نے خندقیں کھود کر اور حصار بنا کر
ان مکانات کو قلعہ کی شکل دے لی تھی مقابل
شکر ان پر حمد اور ہو کر سپا ہو جاتا تھا۔ جو
کچھ کسادہ کر دیا جاتا تھا۔ اسی حالت میں محصورین
کی امداد کے لئے سفید روگروہ آگیا، شہر میں
داخل ہونے لگا تو بہادر غازیوں نے دڑ کر

مقاتلہ کیا۔ بہت سے گورے مارے گئے،
باقیمانہ دل شکستہ اور حسرت زدہ ہو کر محصورین
سکستہ پہنچ گئے پھر تازہ دم ہو کر یہ مکانات سے
نکلے تو بزدلی اور کوتاہی کی وجہ سے کوئی مقابلہ
پر نہ آیا نصارے نے شہر سے دو میل دور

مکہ کھنڈ۔ مکہ بڑا مکہ

قراراً فی البلدة ونحو رہا ،
 حتی ترکوا الولاية وبتوا حیدین فی
 قصورہا ، و خانہما کثیر من اولیاء
 دولتہما ، واراکین ملکہما ، و ارکان
 سلطنتہما ، و دہاقین لہنہما ، و ہم کانوا
 قد جاءوا بالاعداد ہما و امداد ہما و اعانتہما
 و صیانتہما و حفظ غرضہما و عرضہما
 فکثروا المواتق و الایمان ، و استبدلوا الکفر
 بالایمان ، و بنا فقروا فاقوا النصاری و
 رافقوہم و انتصروا لہم انتصاراً قد دخل النصارى
 و اعوانہم اللذین خرجوا ہنوا و ترکوا ہیم و
 بیوتہم خالیۃ ، حتی حصرت النصاری و
 بیضانہم ، و جنودہم و اعوانہم ، مقصودۃ کانت
 فیہا الولاية ، فخرجت معربتہا و امرأتین
 من صراجہا من المقصودۃ المخصوصۃ ، من
 ظہر ہا راجلۃ ، و دخلت محلۃ اخری علیجلۃ
 و حکمت فی البلدة ثلثۃ ایام تستعید ہنود
 الطائرۃ و تستردۃ ، و تستعینہم و تستمد ،
 و ہم قد ملوا من الدہش و الرعب
 فکثروا و نکلوا عن الاقتحام فی
 هذا النکال الصعب ، فلم یخرج
 الیہا احد و لم یبق لہا فی
 السردۃ و المتصد ، فلما استیشت

بھاگے کہ شہر کی سرحدوں پر بھی نہ بھر سکے ، بلکہ
 اور اس کے شہر کے کوئٹہا محل میں چھوڑ دیا گیا
 ان دونوں سے وقت پر بہت سارا کان
 دولت ، ایمان سلطنت نے وفاق اور وہ دیکھا
 جو ان کے حق سے ان کی مدد و اعانت ،
 عزت و آبرو ، مال و دولت کی صیانت و
 حفاظت کے لئے آئے تھے ، وہاں تک کہ
 اور کفر کو ایمان سے بدل کر مسلمان بن گئے
 نصاری کے کی موافقت و رفاقت کو نہ گئے
 نصاری بھی و غیر شہر میں داخل ہو گئے شہر
 کے رہنے والے گھروں کو فانی کر کے نکل گئے
 نصاری اور ان کی گوری فوج اذکار کا دل
 نے اس محل شاہی کا جس میں محل حق محصور
 کر لیا ، بیگم اپنے وسیعہ اور دو سیلیوں کو لے کر
 محصور محل کی پشت سے نکل کر دوسرے محل
 میں تیزی سے پھیل بیٹھ گئی ۔

تین دن شہر میں رہ کر بھاگے ہوئے
 لشکر کو واپس کرنے اور اس سے مدد حاصل
 کرنے کی کوشش کرتی رہی ، وہ لشکر ایسا
 دہشت زدہ ہو چکا تھا کہ کسی صورت سے اس
 بزرگ موقع پر دستگیری کو تیار نہ ہوا ، نہ
 ان میں سے کوئی غفلت و غما اور شہر بھر
 میں کہیں جاسے پہاڑی رہی ، آخر کہ بیگم

من الاموال والاصنام
 ثمرت مع ايها وعدة من
 لا يفلح السبل الى القاع والفقار
 فاجتمع اليها جماعات من
 الفرسان الرجال وجم غفير
 من الرجال الرجال وجمع كثير
 من اهل السبل وريقات الحجال
 وهم حفاة عراة وقد كانوا
 من السراة ومن حافيات
 غير حافيات وقد حصر
 عقائل ذوات اخادير
 مقصوات في مقاصير
 فرمين من بقاع مقام
 واقتنعن للقسوة برفاق
 فاقشعن بها من دون قناع
 تغادفن القطار والبلاقم
 انتضيت عنهن المستور
 والبراقم كثر في زهو وتب
 شمرهن في مهامة وتب
 قد تركوا المكنة ومكانة و
 دولا كانوا يبعون عنها جولا
 حتى حال الحال وحل الوبال
 وقلنا الخصال فصار بلا ميدا

اپنے احوال و انصاف سے مایوس ہو کر دلیعید
 اور چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر پٹیل میدان
 اور بے آب و گیاہ جنگل کی طرف چل کھڑی ہوئی
 اب اس کے گرد کمزور دل سواروں کی کچھ
 جماعتیں پیدل مردوں کا انبوه کثیر شریوں
 اور عزت دار عورتوں کی کافی تعداد اگرچہ
 ہو گئی۔ وہ مشہری سنگے بدن اور سنگے
 پاؤں تھے حالانکہ سرداروں میں سے تھے
 اور عورتیں سنگے پاؤں اور بے پردہ تھیں،
 حالانکہ گرامی قدر، پردہ نشین اور محل سراؤں
 کی رہنے والی تھیں، وہ سرسبز دشا داب
 خطوں سے پٹیل میدانوں کی طرف پھینک دی
 گئیں۔ وہ پیوندوں کے کپڑے پتھر سے تروپشی
 کرتی تھیں اور ہرقے نہ ہونے سے اسی پر
 اتقنا کرتیں، ایک میدان سے دوسرے
 میدان میں پہنچتیں، بے پردگی میں روز بروز
 اضافہ ہوتا رہتا۔ وہ عیش و عشرت میں زندگی
 بسر کرتی تھیں پھر دور دراز جنگل اور پُر خطر
 میدان میں ڈال دی گئیں، ان لوگوں
 کو محلات، پانگاہیں اور ریاستیں چھوڑنا
 پڑیں حالانکہ وہ ان سے ذرا بھی ہنسنا نہ
 چاہتے تھے یہاں تک کہ حال متغیر و بال
 نازل اور طاقت عام ہو گئی۔ یہ ایسی ملک

مصیبت نازل ہوئی جس نے شہروں کو میدان
 آزادوں کو غلام، مالداروں کو فقیر و مسکین
 اور شریفوں کو خوار و ذلیل بنا دیا وہ اپنے
 ایمان والوں کو کھانا کی زندگی بسر کر رہے
 تھے، خوش حال اور فانی حال تھے کہ
 مجبور ہو کر کھانا پڑا، فقیری و تنگدستی نے
 ہمسروں کی محاسن اور اضطراب و اضطراب
 نے برابر والوں کی رفاقت سے دور کر دیا۔
 رونے والے آہ و زاری، بیمار زیادہ و
 شیون کرتے، آرزو مند ملتے اور حسرت
 کشیدہ انا شد پڑھتے، بچے اپنی ماؤں کے
 سینوں سے قبل از وقت جدا کر دیئے
 گئے تھے، بوجھ اور جوان و جوانی کے
 پورا کرنے سے ناامید تھے، ان کا کوئی
 نفع کار تھا، نہ بیماری کی دوا تھی، ان کے
 دل خالی تھے، ان میں کوئی خواہش تھی
 نہ انہیں کوئی بات بھائی تھی، زندگی اور
 موت ان کے لئے دونوں برابر تھے وہ
 مسرت و شادمانی، تخت شاہی، دیباچہ و
 حریر، میوے، خوش طبعی، عیش و عشرت،
 نفاقت و نزاہت، فراغت و نعمت،
 نعمت و سرور، مال و دولت، غیر کے لئے ہمت
 میں پڑے تھے، آج ان کی دماغ تپ

ترك البلاد پیدا، والاحرار
 عبيدا، والافنياء مساكين
 والاشرفها جبن، كانوا متوطنين
 في رفاهية وبلهنية مع الاهل و
 العيال، فاضربوا وعطمتين برفاه
 الحال، وفراغ البال، فاضطربوا
 انانهم المتربة والارتباب، عن
 المتربة مع الارتباب واضطربوا اضطراب
 عن الاضطراب، فمن يات يتفجع
 وشاك يتوجع، وحنان يرجع، و
 لهفان يسترجع، صبيان قطعوا
 قبل الاثان عن اللبان، وشيب
 وشبان، قد استيسوا عن
 العلاجات واللبن، ما لهم مثوى
 وثواء، ولا لدواهم دواء، و
 افسدهم هواء، لا تطيب
 لهم هوى وهواء، فالعيش
 والموت عندهم سواء، كانوا
 في سرور ومرار، واستبقوا
 حرير، وفواكه وفكاهة، ورفاهة
 ونزاهة، ونعمة ونعمة، وغنى وعلاء
 ونعمة وسراء وسراء، ودولة
 وثناء، اليوم وطانهم قتادة

ما لہم زاد و عتاد، و تباہ ہوا حدیث
 و ما لہم من السراح خلاق اعاد اہم
 اللہ مرحمت، و اخذ الظلمین ببطشہ
 و نقتلہ، شران انوالیۃ راعی
 العترة العالیۃ، بعد ما اوی الیہا
 جموع من الجیوش اروق ہر ہوا
 و کثیرا من الذین اعتبروا، عبرت
 معہم من البعار و الانہار اللاتی
 لا یصیر منہا بد و ان التلک، و اقامت
 معہم شایعہا فی قریۃ علی شاطئ بحر
 فی شمال التلک، و اقصت اذا قامت
 بہا ہر سنان و رجالات علی المعابر لیبقتوا
 علی السدائن، و بصد و احسن العیون
 اهل الضمائن، و ارسلت عتبات
 اخذت الخراج و اصلاح الرعیاء فی القری
 و المدن، و حضرت جمیوشا و
 بعضہا یقیموا بمرصد قریبہ من
 وہم لکھا النبی استولی التصاریخ علیہا
 ابقا و ہم و ربا و ہم و یبوا و قوم
 و ربا و ہم عند انتہای ہم و ربا
 لکھا قریۃ الامر کلہ، عتدہ و حلد،
 دفعہ و حلد، و اہل عامل عامل
 و اہل اہل السویکی للامور

سامان و نادر راہ کا پتہ نہیں، کپڑے پر سیدہ
 میں اور عیش و راحت میں کوئی حصہ نہیں
 اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے انہیں معاف
 کرے اور ظالموں کو سخت گرفت میں لے۔
 پھر والیہ یعنی حضرت عالیہ، اس لشکر کو
 جو بھاگ کر اس کی پناہ میں آگیا تھا اور
 دوسرے ساتھیوں کو لے کر ایسے دریاؤں
 اور نہروں سے گزری جن سے بغیر کشتی کے
 عبور مشکل و دشوار تھا۔ وہ شمالی ملک میں
 دریا کے کنارے ایک گاؤں میں اپنے
 ساتھیوں کے ساتھ اقامت گزریں ہو گئی
 اور دریا کے گھاٹوں پر سوار، پیادے
 بٹھا دیئے کہ تمام کشتیوں پر قبضہ کر لیں اور
 دشمنوں کو دریا عبور نہ کرنے دیں۔ اس نے
 انتظام رعایا اور حصول خراج کے لئے شہروں
 اور قصبہات و دیہات میں عامل بھیج دیئے
 لشکروں کو آراستہ کر کے اپنے اس واسطے
 کے قریبی مورچوں پر جس پر اب نصاریٰ
 کا قبضہ ہو چکا تھا، بھیج دیا تاکہ اگر دشمن دھڑ
 کا قصد کرے تو اس سے ٹکڑ کر مقابلہ
 مقاتلہ، مزاحمت و مجاہدہ کیا جائے، لیکن
 یہ تمام امور بہتہ اور ان کا اہتمام و اطراف ایسے
 ذیل فاضل اور متبحر عامل کو سونپا گیا تھا جو

اھم را یستشیر و یا تمجھلا،
 یتصعب کل سھل و یحسب کل
 صعب سھلا، و کان و غداً آرھدنا
 رُھدونا، لا یتخلص للمعاشرۃ
 والمشاورۃ، والمجاورة والمعاویرۃ
 السفلیۃ جھلاً ونا، یتجنب النبلاء
 الدھاء، والعقلاء المھذاة بنحوئہ،
 ولا یتصحب ولا یؤمر ولا یتعل
 الا السفلة الجھلۃ من عشیرتہ واخوئہ،
 فامر ذلک الامر علی تلک الجیوش
 کفلاً جھلاً اندالا، وقسلاً فکلاً ارذالا
 یطعمون فیطعمون ما ادر للجبوش
 لا قوائسہم، ویختانون طافی صذرہم
 من غل فیغلون ویغلون من علامہم
 یحسبون حل صیحة علیہم
 هو العدو، فلا یزانون من
 الفرق فی الفلق، ما لہم قبار وکلا
 ھدو، یظنون من ظایۃ الوجہ
 کل صیحة مقدمۃ الرجل، وخیالون
 کل صوت، داعی موت، ولعلہم
 یلقون الی العداۃ اللتام،
 بالسودۃ واللوام والالتیام،

کسی طرح اس کا اہل نہ تھا، وہ صحیح مشورہ
 گریزاں اور جبل سے جھکا تھا آسان اب
 کو سخت اور دشوار کو آسان بھٹا، وہ ذلیل
 احمق اور بزدل تھا، اس نے مکالت و مشاوت
 مجالست اور نادمات کئے تھے احمق، جاہل
 اور ذلیل طبقہ کو چمن لکھا تھا، وہ نخوت و غرور
 کی بنا پر شریف سرداروں اور عقلمند رہنماؤں
 سے بچتا اور اپنے ہی اہل نادان اور غفلتوں
 سے جاہلوں اور احمقوں کو مصاحب و حاکم
 بناتا، چنانچہ اس نا تجربہ کار نے ان لشکروں پر
 کمین، ذلیل، بزدل اور ردیل لوگوں کو مقرر
 بنا دیا، وہ بڑے ہی لالچی تھے، جو کچھ لشکر پر
 کو خوراک وغیرہ دیکھتی، کھا جاتے، وہ بددین
 تھے، اپنی کمین پروری کی وجہ سے ان کے غم
 اور غم میں خیانت کرتے، اگر ان فرشتوں کے
 مرتکب ہوتے، ہر روز کو دشمن کی آواز سمجھتے
 ہمیشہ اضطراب کے ساتھ نخوت کی وجہ سے
 رزتے رہتے، کسی وقت بھی ان کو راحت و
 سکون میرد تھا، بزدلی سے ہر آواز کو موت
 کا پیش فیہ اور ہر صدا کو موت کی دھمکے سمجھتے تھے،
 ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کمین دشمنوں کے
 سامنے محبت و ہایت کے ساتھ پیش کئے
 جا رہے ہیں

والتصاری بعد استیلاهم
عن دار الملك لیسوا فیہا ولم یخرجوا
الی ارجائہا ونواحیہا وظفوا یوسف
کفارہ القطار والاکینہا وحزانت
القری ودهاقینہا بالصنم والعفو
عن المعاصی والجنایات والتخفیف فی
العزیم والتخفیف فی الحبایات .

فلما دانت الهمم دانت و هم
اعضاداً ، وكانوا الهمم فكانوا الهم
اعضاداً . فبرز التصاری الی نواحی
الملک واقطارہ ، لیستولوا علی قراہ
وأمصارہ ، فلما عدوا الی مرید کان من
دار الملک فی حمتہ الشمال علی ثمانیۃ امیال
وفی حیل ورجال مع قائد کبیر من سفلی الذل
فہرب لک القائد الذیل مع من معہ من
ذلک القبیل الذم مع من لقاتہم خیرا حیل ان
یری الرعد منہا نرا وثبت هناك للقتال
جسم قلیل من الھذال ، الا قتال مع اربکون
یکمن کان من شجعان الابطال ولم یکن عدد
تلك الفتۃ ، واما علی المائۃ فقتلوا وقتلوا
وعلوا ودم منہم احد تنجہہم عار القراہ
وفقد المدد من قبل القاصد
القتار مع کثرۃ من کان معہ من
لحد متار ملان خیرا . معہ و ستر شرقی ملان

نصارے دار السلطنت پر قبضہ کرنے کے
بعد وہیں ڈھنے رہے اطراف وجوانب کی طرف
نہ نکلے ، انہوں نے گرد و نواح کے کافروں
وہیاتیوں اور کاشتکاروں کی تالیف قلب
شروع کر دی ، ان کی خطاؤں کو درگزر ، ان
کے خراج میں تخفیف اور تاوانوں میں کمی
کی۔

اس مہربانی پر وہ مطیع و فرمانبردار و مخلص
و مددگار بن گئے ، ادھر سے مصلحتیں ہو کر اطراف
ملک میں شہر و دیہات پر قبضہ کرنے کے لئے
نصارے نکل کھڑے ہوئے۔

جب نصارے اس مرقد کی طرف متوجہ
ہوئے جو دار السلطنت سے جانب شمال آٹھ
میل کے فاصلہ پر واقع تھا اور جس میں سوار
پیادے اور وہ رذیل و ذلیل قائد عظیم بھی تھا
تو وہ کمین قائد ان کی آمد کی خبر سن کر ہی اپنے
ذلیل سرداروں کے ساتھ بھاگ گیا ، بہادر
ہندوؤں کی محمودی سی تعداد اپنے گاؤں کے
بہادر مکھیہ کے ساتھ مقابلہ پر ڈٹ گئی ، یہ
تو اسے زیادہ نہ تھے ، دشمنوں کو قتل کے
گھاٹ اتار کر خود بھی کٹ گئے ، وہ فرار کی عار
برداشت نہیں کر سکتے تھے اور بھگوڑے قائد
کی طرف کافی شکرا و سار و سامان کے ہوتے

اعدد، وما كان حصص من العدد.

فاستولى النصارى على قرية

كان فيها ذلك الجبان الخوان

لنصداد وجدوها غالية، على عرضها

خاوية، فجعلوا تلك القرية حصنا

محصينا، وحصا راميها رصينا، وجمعوا

عدد (اولبشوا فيها اعددا) لا يقدرمون

مبلا، كانوا ينتظرون ما اقلوا من قواد

ايوش تا ميله، ويرقبون ما وعدهم والثلث

الغزبان فيقولون الى الحجاز الوعد تاجبلا

ثم انهم خرجوا حاشبا لغرب من الملة الى

ناوت محلها قينها وسكانها لم يديت، ولم

على اعدانهم ميسون، وكان فيها من قبل الوالية

العليه تعامل خامل لم يكن خارجا ولا مشجرا ولا

مدبرا، فلاحم البرق نوتى، وهو مدبر لم تدبر،

وعرب بله مقابلة ومقاتلة هربا، واتخذ

سليم حربا، لقله الخيل والرجل لديه، و

عدوان الدهاقين والكفار عليه،

فذكروا الفقه على انهم واقفوه، ثم خالفوه بعد

مخالفتهم وعددهم اغدرا، ومكروا ومكرتوا

وكفروا بعمة كانوا اباها رافعين، ووقعه كانوا

مخالفتهم، دهر، وازدادوا الى الكفر و

كفرت، بقوله كفران الرعيان والفرقة اوسى

ہوئے بھی انہیں کوئی مدد نہیں پہنچ سکی تھی۔

نصارے نے جب اس گاؤں کو جس میں

وہ نامزد خان، عامل نگہداشت کئے تھے موجود

تھا، غالی اور دیران پایا تو اس پر قبضہ جما کر اپنا

مضبوط و محفوظ قلعہ بنا لیا۔ وہیں فوج جمع کر لی

اور مدت تک وہیں مقیم رہے وہ ایک میل بھی

نکل کر نہ گئے۔ وہ سرداران لشکر کی امیدوں کی

تکمیل اور ان خاتونوں کے ایقانہ جوش کے منتظر

تھے اسی لئے اپنے ایقانہ وعدہ میں بھی تاخیر

کر رہے تھے۔

ادھر سے فارغ ہو کر انہوں نے اس مغربی

گوشے کا رخ کیا جہاں کے تمام باشندے

ان کے مطیع ہو چکے تھے اور دشمنوں پر ان

کے معاون تھے۔ وہاں بھی حکم کی طرف سے

ناعاقبت اندیش، غیر مدبر، نا تجربہ کار اور ذلیل

عامل تھا، وہ بھی پیچھے پھیر کر مقابلہ کئے بغیر ہی

طرح بھاگ مرنے لگے۔ اس پر سوار اور پیادے بھی کم تھے۔

اس پر ستم یہ ہوا کہ کفار اور دیہاتیوں نے

معاہدہ و قسم کے باوجود وقت پر دغا کی، غدرو

مکری استہارہ دی، ناز و نعمت اور پریش و

سرور زندگی کا کفران کیا، معاہدوں سے

انکار کر کے کفر میں اضافہ اور تداویس و یادی

نے اپنے قہر سے بہادریوں کے ساتھ
دشمن پر حملہ کر دیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ سامنے سے تو بہد وقوں اور
توپوں سے چہروں اور سینوں پر نصاریٰ
نے گولیاں برسائیں اور پیچھے سے اس
غدار مکار زمیندار کی جماعت نے پشت و
سریں کو پھوٹا کر شروع کیا۔

وہ دراصل نصاریٰ کے انصار و
اعوان اور شیاطین کے اتباع و اخوان تھے
وہ خدا پرست عامل معرکہ میں گر کر
شہید ہوا اور اس کی ساری جماعت نے
بھی اسی کے نقش قدم پر چل کر جام شہادت
نوش کیا۔

ان سب ابراہیم و اخیار کی شہادت کے
بعد بڑوں لوگ ایسے بھاگے کہ نامردی اور
اضطراب سے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ نصاریٰ
نے تعاقب کر کے ان سب کو پکڑ کر قتل
کر ڈالا، قہر سے وہ بچ رہے جنہوں
نے بھاگنے میں پوری تیزی اور جھلٹ سے
کام لیا۔

اس نواح کے مارے باشندے
دہقان، کاشتکار، مکھیا اور مقدم و غیرہ
سب یہودیوں و زہریلوں کے ہتھوڑے بہادری

علیٰ عسکر النصاری، منظرہ بامداد
ذلک الکافر الدہقان، قہر من
عسکر النصاری، بالبنادق والمجانیق
من امامہم وجوہہم وصدورہم
وربما جماعۃ ذلک الدہقان الکفار
لکال الغدار من خلفہم ادبارہم
وظہورہم، وکانت تلک الجماعۃ
فی الحقیقۃ انصار الایصار و
اخوانہم واتباع الشیاطین واورانہم
فاستشهد ذلک العامل
کامل فخر فی المعرکۃ شہیدا
سریعا، واستشهد کل من عند
العیال والقتال استشهد اسریعا،
وبعد استشهد ذلک البام الکفار
وظہور الامیر، ولی من واورانہم الادبار
للغیر، وفتر واورانہم الایصار و
الایصار واورانہم الغلبة الفشل
والاضطراب واورانہم جنود النصاری
لغایرہم بالانحان والتفتیل فاجانہم
الایصار مجد واورانہم الفتر فی الایصار
والعجیل وعند ذلک لای واوران واوران
کون لای فی تلک الناحیۃ من الزمان و
لکان واورانہم من الرعا یاوالدہقین و

فیرتند، اور فائدہ نگار جو اندروں سے خوب جرم
کو مقابلہ کیا۔

اپنی بے پناہ شجاعت و بہادری سے
قتل اسباب جماعت کے باوجود دشمن کے
ہزاروں سوار، پیادے ٹھکانے ٹھکانے
آخر کار مجبور ہو کر اپنی بہادری سے جان بچا
کر نکل گئے اور دشمن ان کا تعاقب نہ کر سکا
اب وہ نواح بھی صاف ہو گیا۔ ان دونوں
سرداروں کی شکست کے بعد مخالفوں کے
دل میں دشمن کا رعب قائم ہو گیا۔

یہ واقعہ رنجبہ واقعات میں سے سب
سے اہم اور آخری واقعہ اور اس جنگ کا
خاتمہ تھا۔

نصاریے یہاں غالب ہونے کے بعد
دوسرے اطراف میں پھینا شروع ہوئے۔
وہ جب کسی طرف کا قصد کرتے تو وہاں کے
رہنے والے غم و فکر میں مبتلا ہو جاتے اور
لڑے بھڑے بغیر شکست مان لیتے۔

ان تمام فتح مند یوں کے بعد ملکہ نصاری
دو کٹوریہ، مکر سے باز نہ رہی۔ اس مکر کو
سے انہیں بڑی قوت و طاقت حاصل ہو گئی
اس نے تمام دیہات، ٹھروں اور قبیلوں
میں مپیور مکر سے ہماری کھجوریں عام

الکاح لکھنر النصاری، ما بعد النصاری
ایسے کثیرین نصاریوں مغزین قاتل نصاری
اشد قال، فقتلوا کثیرا من جنودهم من
خیل ورجال، مشددا مستمرا و شجاعتهم
مع قتلہ بمناعتهم و جماعتهم، مشددا
استخلص منهم متصلہما، فلم یبق
النصاری بقیتہما، فصفت لہم
تلك الحیة والقتل الرعب فی
قلوب مخالفہم تلك الواقعة
المذهیة۔

وكانت من ادھی الخطوب،
الباعثة للکروب، وكانت تلك
الهیجة، كانها ختمة الوقائع والحروب
بعد ما غلب فيها النصاری، وانصرفت نصاری
فی النواحي البعدیة والتشری، فكلما هتوا بفتح
قطر هتوا باخذ هاتما، هت هت هت من
فی ذالک القطر من هت لهم فاهتوا هتما،
ما استطاعوا مع هنالك قیاما، وانهموا
قبل المكافحة، انهم ما، و مع ذلك كادت
ملکہ النصاری کید، قتل وادوا به قوت و
ایدا، و ذلك انما قد شہر یاہا بطاقتہا
محبی فی قلبه من الرعب والذی والامضاء
شہر حیاتہ لا شہار انما قد عرفت عن

الغیرش التي اغرقوا، والعباء الذين امرت بكون
 العصبيا وقتلوا، الا الذين قتلوا النساء
 والصبيان، والنصارى الاولى جاءوا مضطرين
 الى استيحاء، فاستألفهم بالعداوة والعداوة
 والذين قاموا للملك والرياسة والسلطان
 والذين كانوا يحبون الناس على الاعتدال
 والظفران، وقد كانت الجيوش المنفحة وغيرهم
 ممن رافقوا ورافقوا واليه واجتمعوا اليها،
 بقوت المعاش اذا قدرت ارزاقهم وقتلوا قواهم
 وعدم ما كانوا يعطون مشاهرة ومياومة
 لفقد خراج كان يعجبى
 اليها، لانتشار جنود النصارى
 في اقطار الملك وتسلطهم عليها
 فضاقت، عليهم الارض بما
 رحبت، وضائق عليهم
 انفسهم في ضنك شديد،
 وضيق مد يد، وكان كل منهم
 صفرا الكف والراحة، فقيد العافية
 والراحة، مقتسم البال بالبلبال
 لنأى الاهل والعيال، فارتد كثير
 منهم الى النصارى واشياعهم، واختاروا
 الانقياد لاطاعتهم واتباعهم، فسلبهم
 النصارى ما كان لهم من الافراس و

معافی کا اعلان کیا کہ تمام باغی لشکر اور
 سرکش درنا فرمان رعایا کو، ان لوگوں کو چھوڑ
 کر صاف کیا جاتا ہے جنہوں نے عورتوں،
 بچوں اور ان نصاریٰ کے جنہوں نے مجبور
 ہو کر پناہ لی تھی، ظلم و عداوت سے قتل
 کر ڈالا۔ یا وہ جنہوں نے سلطنت ریاست
 قائم کی، یا وہ جنہوں نے سرکشی و عدوان پر
 لوگوں کو ابھارا،

اور وہ باغی لشکر اور دوسرے بیگم
 کے ساتھی، روزی کے نہ ہونے اور خواہ
 و ضروریات زندگی میرزا نے سے پریشان
 ہو چکے تھے۔

نصاری کے مسئلہ منتشر ہو جانے
 کی وجہ سے بیگم کے پاس خراج اور حاصل
 کا آنا بند ہو گیا تھا، زمین کی کشادگی کے
 باوجود ان پر تنگ ہو چکی تھی۔ وہ بڑی سخت
 مصیبت دھلکی میں پڑ گئے تھے، وہ سب
 تنگدست اور عیش و راحت سے دور تھے
 ان کے دل ابل و عیال کی بدائی سے پارہ
 پارہ تھے۔

ایسے حالات میں مجبور و مضطر ہو کر بہت
 سے لشکر کی وغیرہ نصاریٰ کے اطاعت گزار
 بن گئے۔ ان کے پاس ہتھیار، گھوڑے،

میں سے انصارى و اشياعهم، واختاروا
 الانقياد لاطاعتهم واتباعهم، فسلبهم
 النصارى ما كان لهم من الافراس و

جو کچھ تھا چھین لیا گیا اور پروانہ امان دیدیا
گیا اب وہ اہل وطن کی طرف غائب
خامس ہو کر لوٹے۔

پھر تو نصارے سارے ملک پر چڑھتے
قابلین ہو گئے میدان کار زار اور لڑائیوں
سے نجات پا گئے۔ بیگم اس تباہی و بربادی کے
بعد بچے کچھ قزوے سے ساتھیوں کے
ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلی گئی۔

میں مسافرت و غربت، اضطراب و مصیبت
کی زندگی گزار رہا تھا اور میرا اشتیاق و غربت
اپنے گھراہل و عیال، پردوسی اور احباب تک
پہنچنے کے لئے بڑھ رہا تھا کہ امن و امان کا وہی
پروانہ جسے قسموں سے مونگہ کیا گیا تھا، نظر
پڑا، اس پر بھروسہ کر کے اپنے اہل و وطن
میں پہنچ گیا مجھے اس کا بالکل خیال نہ رہا کہ
بے ایمان کے عہد و پیمان پر بھروسہ اور یزیدین
کی قسم و یمن پر اعتماد کسی حالت میں درست
نہیں خصوصاً جبکہ وہ بے دین جزا و سزا
آخرت کا قائل بھی نہ ہو۔

قزوے دن کے بعد ایک حاکم نصرانی نے
مجھے مکان سے بل کر قید کر دیا اور نج و ظم میں
بندھا و قید کر کے دارالسلطنت لے گئے جو دراصل
اب خزانہ بزرگت تھا بھیج دیا میرا معاملہ ایسے
ملکہ رحمتیہاں

سلطان، و اعطوہم خطوط الامان۔
فرجوا الى اهل و الاوطان، اسبین
عاشین مع القسطنطنیة و الحرمان۔

فقط النصاری علی الملک
کلہ بل من احمد و استراحو امن
القارک و الملاحم، و الوالیہ بعد هذا
الحیان و الویال، اوت مع قلیل من
الرجال، الى قتل الجبال۔

و اذ كنت قد طال اغترابی
و اکتیابی و اضطرابی، و اشتد
ارتغابی، فی ابائی، الی داری و اهلی
و جیری و احبابی، و رأیت موثق الإیمان
موقفاً بالإیمان، رجعت الی اهلی و
وطنی، و داری و سکنی عظمنا
بسوئی الإیمان، غافل عن انه
لا إیمان لمن لیس لإیمان، و
انه یسین بعد الیمین، من لا
یمتثلن سدیدین، و لا یخاف یوم
السیدین۔

فبعد بام دعائی، من نقائی معامل
نصرانی، حبسی و عقابی و زنجی و عذاب و ظم
ما سون الی قاعدة الملک لقی صارت
دار السلطنت، و فوض امری الی

ظالم ہاکم کے پرو کر دیا جو مظلوم پر رحم کرنا ہی نہ
 مانتا تھا۔ اور میری جہلی ایسے دوسرے جھگڑاؤں،
 تڈنوں افراد نے کھائی جو مجھ سے قرآن کی حکم
 آیت میں مجاہد کرتے تھے جس کا حکم یہ تھا کہ
 نصارے کا دوست بھی نصرانی ہے وہ دونوں
 نصارے کی موت و محبت پر غصہ تھے انہوں
 نے مرتد ہو کر کفر کو ایمان سے بدل لیا تھا۔

اس ظالم ہاکم نے میری جلا وطنی اور غرقہ
 کافیہ لے سا کر دیا اور میری کتابیں، مبادا،
 مال و متاع اور اہل و عیال کے رہنے کا مکان،
 غرض ہر چیز پر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ اس شرمناک
 رویہ کا تنہا میں ہی شکار نہ بناتا بلکہ بہت
 سی مخلوق اس بڑے چڑھ کر ماروا سلوک
 روار کھا گیا۔ انہوں نے عہد و پیمان توڑ کر
 ہزاروں مخلوق خدا کو پھانسی قتل، جلا وطنی
 اور قید و حبس میں مبتلا تیر جلا کر دیا، وعدہ
 غلامی کر کے بے شمار نفسوں اور لاتعداد نفیس
 چیزوں کو تباہ کر ڈالا۔ اس طرح خونِ ناحق
 شمار سے آگے بڑھ گیا۔ سیکڑوں اور ہزاروں
 سے گنتی نہیں ہو سکتی اسی طرح شریف و عزیز
 قیدیوں کی تعداد حد سے متجاوز ہے، مخصوص
 دہلی اور حجاز سے دیار کے ماہرین و سید عالم
 میں جہاں شریف و عظیم خاندانوں کے شہر کے شہر

حاکم متحکم، ظالم لایسری
 لمنظلم، ووشی علی عندہ
 مرتدان اشذان الذان، جادلافی
 فی ابۃ من ای القرآن، محکمۃ
 حکمت بان من یولی النصائح نصیران
 وھما علی تولیھما یصیران، غارتدا
 واستبدلا الکفر بالایمان، فقطی
 علی بتغلب حبسی وتعذیبی وحبلائی و
 تغریبی، وغصب کل مالی من کتبی فشی
 و مالی، وغصب دارا کانت لاهلی و عیالی
 وھم لم یخضونی، ھذا الغدر الفظیع،
 بل عاملوا خلقا کثیرا بماھوا فظلم من
 ھذا الصنع الشنیع، فھم نکثوا ثنوم
 کوا نکث، واعتالوا کثیرا من الخلق
 بالضرب والخنق واخذوا کثیرا منھم
 بالابتلاء بالحر والجلد، بل ما کان مکشوا
 واخلفوا کل وعد کل اخلاف، واثلفوا
 النفوس والنناس انما اتلاف، فقد
 جاوز العدماء مظلولة لا تحصی ہنات
 والاف، وتعذی الحدرقاب
 مغلولة من اشراف واجلاف، سبھا
 فیما بین دھلی و دیار ہما من فیسیم
 قطر فیہ بلاد وقری و قصبات ھمی

مواظن رکھ کر مال و خطرات

وقدر رسول الہم ربکس یدعی
الاسلام والایمان، جبرعاً ووالی
طریقہ استہ بالاسرار، فامسہم
قدیرہم بعد ما وعدہم بالرحمان
فقدیرہم ارضائہ للتصاریع بما ہو
محظور فی جمیع الدیان، ولہریش
لاستزاد النصارى سطح العزیز
المتقہ الدیان، فقتلہ النصارى
اولئک المرسلین، مفلوین مسلمین
فقالوا کثیراً من العبادہ، وعدہوا جماعاً
جنا من طولا، بالقیود والعبداء، وما
یشق حیداً من اشد البلاء، فعد شاریہ
النصارى ذلک الربکس، فیما استحقوا
من الامور فی ابتلاء نعم عباد اللہ
بکل عذاب منیس۔

هذا، ولما استلق النصارى
بالعیس، بما اختلفوا من الخدم و
اللبس فتوفى من سجن الى سجن، و
من حزن الى حزن، ولما دوى شجنا
على شجن، وحزننا على حزن، وعلو
النعال واللباس واللبس على کسی
النساء والکریامن، واحد وامتی

گاہوں کے گاہوں اور قصبے کے قصبے آباد ہیں
ان شرفاء و عظامہ کے پاس ایک منی کے جو
اسلام و ایمان کا مدعی بھی تھا، دارالریاستہ
میں طلبی کے ساتھ امن و امان کا پیغام بھیجا
وہاں پہنچنے پر اپنے وعدے سے پھر کر نکلا
کی خوشنودی کی خاطر غداری کر کے ان سب
کو گرفتار کر لیا، بد بھری سارے مذاہب
میں مذموم و ممنوع ہے اس کا بھی لحاظ نہ کیا،
یہ بد بخت نصاریٰ کی رضا جوئی میں خدا سے غریزہ
منہم کے غصہ سے بھی نہ ڈرا، نصاریٰ نے
ان سب کو جھکڑی اور بیڑی پہنا کر محسوس کر دیا
اکثر شرفاء کو قتل اور باقی کو قید، جلا وطنی اور
طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کیا، اس طرح
وہ بد نصیب نہیں بھی نصاریٰ کے ساتھ اللہ
کی مخلوق کو سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وجہ
سے اجر و انعام کا مستحق بن گیا۔

یہ المٹاک کمائی یوں ختم ہوئی، اب میرا
ماہر اسنے، مکرو تلبیس سے نصاریٰ نے جب
مجھے قید کر لیا تو ایک قید خانے سے دوسرے
قید خانے اور ایک سخت زمین سے دوسری
سخت زمین میں منتقل کرنا شروع کیا، مصیبت
پر مصیبت اور غم پر غم پہنچایا، میرا جوتا اور لباس
مک تار کر مٹا دیا اور سخت کپڑے پہنا دیئے

فراشا لیتا حسنا، و مہدی والی
 و طاء، مولنا احشیشنا، کاندہ شولہ
 قتاد، او جمر و قاد، و احمر و کوا
 عندی ابریق و لا قعبا و لا انیہ
 و اطعمونی ضنا زینا و سفونی میاھا
 انیہ، فغوضت من حمیم دان،
 بحمیم آن، و بلیت مع مالی من
 کبر و توان، بصغار و هو ان، فی
 کل ان، ثم قذف فی شط الخضم
 الکالم الی شط الخضم المالم، الی
 جبل مستویل و اس، اسعدہ راس
 لا یزال الشمس فیہ علی سمت
 الراس، فی شعاب صعب و عظام
 فیہا عقاب، و فجاج تنشاہ امواج
 من یبحر لبحی ماءہ اجاج، نسیمہ
 احمر من السموم، و نعیمہ احمر
 من السموم، غذاوہ احمر من طعم
 العلاقم، و ماءہ احمر من سموم
 الرماقم سملہ غمام، یطر السموم
 و سعابہ السموم، یفیض السموم
 وارضہ کالجدری و انحصہ حصاء
 و مرجعہ من النکبہ نکبہ، کل بیت
 فیمن الحشاش و القصب املو

نرم و بہتر بہتر چھین کر، خواب بخت و تکلیف
 وہ کچھ نا حوالہ کر دیا، گویا اس پر کاشتے چھاشہ
 گئے تھے یا دیکھتی ہوئی چھکاریاں ڈال دی تھیں
 تھیں، میرے پاس تو، پیالہ، اور کوئی برتن
 تک نہ چھوڑا، بچل سے ماش کی دل کھائی
 اور گرم پانی پلایا، جہاں تھیں کے آبیت
 کے بھلے گرم پانی اور ناتوانی و کیر سخی کے
 باوجود ذلت و رسوائی سے ہر وقت سنا
 رہا، پھر ترش و دشمن کے ظلم نے مجھے دریائے
 شور کے کنارے ایک بلند و مضبوط، ناموافق
 اب و ہوا واسطے پہاڑ پر پہنچا دیا جہاں سوچ
 ہمیشہ سر پر ہی رہتا تھا، اس میں دشوار گزار
 گھاٹیاں اور دراہیں تھیں جن میں دریائے شور
 کی بومیں ڈھانپ لیتی تھیں، اس کی نہر صبح
 بھی گرم و تیز ہوا سے زیادہ سخت اور اس کی
 نعمت نہر ہلالی سے زیادہ معتدلی، اس کی
 غذا حنظل سے زیادہ کر دہی، اس کا پانی
 سانپوں کے زہر سے بڑھ کر ضرر دہاں اس
 کا آسمان غلوں کی بارش کو نئے والا، اس کا
 بادل رنج و غم پر ساتے والا، اس کی زمین
 آبدار، اس کے سنگریزے بدن کی پھسیاں
 اور اس کی ہوا ذلت و خواری کی وجہ سے تیزی
 چلنے والی تھی، ہر کوٹھری پر چھپتا بس میں

رج و مرض بھرا ہوا تھا، میری آنکھوں کی طرح
ان کی چھتیں ٹپکتی رہتی تھیں، ہوا بدبودار اور
بیماریوں کا مخزن تھی، مرض سستا اور دوا
گراں، بیماریاں بے شمار، غارش و قوباہ
(وہ مرض جس سے بدن کی کھال پھٹنے اور
چھلنے لگتی ہے) عام تھی، بیمار کے علاج،
تندرست کے بقا، صحت، اور زخم کے اندر
کی کوئی صورت نہ تھی۔

معالجہ مرض میں اضافہ کرنے والا اور
معالجہ ہلاک ہونے والا، طبیب تکلیف رنج
پر مائلے والا تھا۔ رنجیدہ کی نہ غمخواری ہی کھجاتی
نہ اس پر رنج و افسوس کا اظہار ہی ہوتا، دنیا
کی کوئی مصیبت یہاں کی المناک مصیبتوں
پر قیاس نہیں کی جاسکتی، یہاں کی معمولی
بیماری بھی خطرناک ہے، بخار موت کا
پیغام، مرض مرسام اور برسام (دماغ کے
پر دونوں کا ورم) ہلاکت کی علت تامہ ہے
بہت مرض ایسے ہیں جن کا کتب طب میں
نام و نشان نہیں، نصرانی ماہر طبیب مریضوں
کی آنتوں کو تورو کی طرح جلاتا اور مریض کی
حفاظت نہ کرتے ہوئے آگ کا قباہ اس کے
اد پر جاتا ہے، مرض نہ پہچانتے ہوئے دوا
پلا کر موت کے منہ کے قریب پہنچا دیتا ہے

من الوصب والتصب، لا يزال سقفه
يكتف، قطره كدم عيني لا تنقف،
لا يزال تتعفن فيه الهواء، فجعنت
فيه الادواء، وهان الدوى وعثر
الدواء، وشاعت فيه الالواء،
وعنت فيه الحرب والقوبا، ما فيه
النقام للحكيم، ولا سلامة لسلیم،
ولا علاج لستقیم، من يداوى
فيه يداوى، ومن يداوى فيه
يؤدى، ومن اسی اساء، وزاد في
الاسى، ومن آسى لا يؤمنى عليه
ولا يؤامى، وما من كرب في الدنيا
يقاس على كرب ههنا يقاسى، ما
فيه سقام، الا وهوداء سقام، فالحمى
في مقدمة الحما، وعموم علة
المرسام والمرسام علة تامة
للتام، وكبر فيه من مرض وسقام،
لا يوجد منه اسم ومرض، من
كتب الطب في رجم، والساعى،
يسمر حشا المرنى كالساعى، والتطيس
لا يمرض المریض ولكن يمرض عليه قبة
الوطيس، فهو لا يعرف مرضا، وبیسفی
المريض ما يصير به حرضا، واذا مات

فِيهِ احَدٌ مِنَ النَّاسِ، جَزِيْرَةٌ لَهُ احَدٌ
 مِنَ الْاَنْجَامِ مِنَ الْاَلْدَنَاسِ، هُوَ كُنَّاسٌ
 كَانَهُ شَيْطَانٌ خَنَاسٌ، اَوْضَنَاسٌ
 فَيُوَارِيهِ بَعْدَ نَزْعِ مَالِهِ مِنَ اللَّيَاسِ
 فِي كَثِيْبٍ مِنْ رَهْلٍ، بَلَا تَكْفِيْنَ وَغَسْلٍ
 فَلَا يَحْفَرُ لَهُ لِحْدٌ، وَلَا يَصِلُ عَلَيْهِ احَدٌ،
 هَذَا، وَلَوْلَا لِلْمَيِّتِ فِي هَذِهِ
 الْحَالَةِ الدُّنْيَةِ الْكَانَتْ فِيهِ الْمُنِيَّةُ،
 هِيَ الْاَمْنِيَّةُ، وَكَانَ قَبْلَهُ الْاَهْلُ هُوَ
 الْاَهْلُ الْاَهْلُ، وَكَانَ الْمَنَاءُ اَقْصَى
 الْمُنَى، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ قَتْلُ الْمَرْءِ نَفْسَهُ
 فِي الدِّينِ مُحْظُوْرًا، وَعَذَابُ يَوْمِ
 الدِّينِ فِيهِ مُعْذُوْرًا، لَمْ يَرْهَقْ مِنْ
 جِيْنٍ بِهِ طَبْعُهُمَا سُوْرًا مُعْسُوْرًا،
 وَكَانَ النُّجَاءُ مِمَّنْ اِسْتَلَى بِهِ مَيْسُوْرًا،
 هَذَا، وَقَدْ اِبْتَلَيْتْ فِيْهِ بَاعْرَاضَ عَدِيْقٍ،
 وَبَاعْرَاضَ شَدِيْدَةٍ، وَقَدْ عِيْلَ بِهَا صَبْرِي،
 وَضَاقَ بِهَا صَدْرِي، وَاصْتَحَقَّ بِدَرْمِي، وَ
 هَانَ قَدْرِي، وَكَيْفَ الْخُلَاصُ وَالْمَنَاصُ
 عَمَّا شَجَانِيْ فَاَعْتَاصُ، لَا اَدْرِي وَبَلِيَّتِ
 مَعَمَا اِقَاسِي مِنَ الْكَرْبِ، بِشَدَّةِ الْقُوَا
 وَالْجُرْبِ، اَعْدُوْا وَارْمُوْا، وَجُثَا اِيْ حَكْمِهِ
 مَصَابِيقُ رُوحٍ تَرْتَبِعُ عَلَى كَلِمٍ وَجُزْجِ

جب کوئی ان میں سے مر جاتا ہے تو انھوں نے پاک
 خاک کو بچو و حقیقت شیطان خناس یا دیو
 ہوتا ہے اس کی ٹانگ پر گر کر کہیں جہنم پہنچا
 کہن کے بغیر اس کے کپڑے اتار کر رنگ کے
 تودے میں دبا دیتا ہے۔ نہ اس کی قبر کھودی
 جاتی ہے، نہ نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔
 یہ کبھی جہنم تک و الم انگیز کہانی ہے۔
 یہ واقعہ ہے کہ اگر میت کے ساتھ یہ برتاؤ نہ ہوتا
 تو اس جزیرہ میں مر جانا سب سے بڑی آرزو
 ہوتی اور اچانک موت سب سے زیادہ تسلی
 بخش تھی۔ اور اگر مسلمان کی خود کشی مذہب میں
 ممنوع اور قیامت کے دن عذاب و عقاب کا
 باعث نہ ہوتی تو کوئی بھی یہاں مفید و مجرب نہ کر
 تکلیف مالاً لیا طاق نہ دیا جاسکتا اور مصیبت سے
 نجات پالینا برا آسان ہوتا۔

یہ ناقابل برداشت حالات تھے ہی کہیں
 متعدد امراض میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ
 سے میرا صبر مغلوب، میرا سینہ تنگ، میرا چہرہ
 اور میری عزت ذات سے بدل گئی، میں نہیں
 جانتا کہ اس دشوار و سخت رنج و غم سے کچھ کر
 چکا کہ ہو سکے گا، عمارش و قویا میں ابتلا اس
 پر سزا ہے، صبح و شام اس طعن پر بسر ہوتی
 ہے کہ تمام بدن انھوں سے چھٹی بن چکا ہے

روح کو تحصیل کر دینے والے درد و تکلیف
 کے ساتھ زخموں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے وہ
 وقت دور نہیں جب یہ پھنسیاں بچے ہلاک کے
 قریب پہنچاویں۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا جب عشر
 مسرت، راحت و عافیت میں زندگی بسر ہوتی
 تھی۔ اب تجوس و قریب ہلاکت ہوں۔ ایک
 زمانہ وہ بھی تھا جب مصروفِ غلات غنی اور صحیح و
 سالم تھا، اب اپنا رخ اور زخمی ہوں، بڑی سخت
 مصیبتیں اور میسوں صعوبتیں جھیلنا پڑ رہی ہیں
 ”ٹوٹی ہوئی ہڈی جس طرح لکڑی اور پٹی کا بوجھ اٹھاتا
 ہے اس طرح ہم بھی ناقابلِ برداشت مصیبتیں
 اٹھا رہے ہیں۔“ ان تمام مصائب کے
 باوجود اللہ کے فضل و احسان کا شکر گزار ہوں
 کیونکہ اپنی آنکھوں سے دوسرے قیدیوں
 کو تیار ہوتے ہوئے بھی، بیڑیاں پہنے ہوئے
 زنجیروں میں کھینچے جاتے ہوئے دیکھتا ہوں
 انہیں لوہے کی بیڑیوں اور زنجیروں میں ایک
 سخت، تیز اور غلیظ انسان کھینچتا ہے سخت
 منہ، کینہ و عداوت کا پورہ مظاہرہ کرتا ہے
 تکلیفوں پر تکلیفیں پہنچاتا اور بھوکے پیاسے
 پر بھی رحم نہیں کھاتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ
 اس نے ان آفات و تکالیف سے محفوظ
 رکھا۔

معمالی من اوجالوت حائل المرحۃ
 یکر یقضی فی البیوت الی الثبور
 والیور بعد ما عشت عمرانی عشت
 وجیت ورفاھة وجبور قد
 کنت قبل مبتورا والی صرت
 میسورا بل مشورا وکنت نرقا سلما
 فرجونا والیوم صرت رمتا کلیمنا
 ورمنا، غلاتی شد لک مصابنا واکلف
 عن مصائب مصائبنا شمرنا
 حصلنا من الايام ما لا نظیفة
 کلما حصل لعظم الکسیر اعصابنا
 ومعذرت کلہ احمدنا لله سبحانه
 واشکرہ علی مت وفضلہ، غلاتی امری
 غیر من الزنری مقلابا غلال
 مسی غلال، یساق فی اقیاد و
 یشتاد بھار، یسوقہ ویقودہ غلیظ
 شدید حدید فی قیدی من حدید، میو
 کل منہ ومحنة ویدی لہ کل
 حقد وراحة ویزیدہ اوجاعا علی
 اوجاع ولام یقللہا ان تعطش اوجاعہ
 وحمد اللہ فی علی المعاةة من رفاه
 الاوقات واشکرہ علی ما لہ من المنع
 وحصانہ الی من هذه الحزن.

وانی وان استیست نظرا
الی ظاہر الاسباب من عجائی ،
وقطعت رجائی ، فان اعدائی
یعدون فی ایذائی ، ویبغون
بما یبغون ایذائی وأودائی (استطیو
مداواة دائی ، وقد مر سخت فی
قلوب العدی متی اضنان وحقاندا
كما تریمخ فی القلوب من الذیان عقا

وقد شحنت صدورهم الوحیمة ،
بالشحناء والتخمیة ، لکنی رجو حمة
ربی العزیز الرحیم ، البزارق فالتکیم
الذی یخفی الضعفاء العاجزین ، من
الفراغ عند الجبابرة ، ویلیم جریم المظلومین
المکرومین بمراحمهم مراحمه المجابرة ،
فهو الجبار علی کل جبار ، وهو الجبار لکل
کسیر ، وهو الجبار لکل فقیر وخسیر ،
وهو المنجی للمرجی الایسیر ، و
هو المیسر لکل عسیر ، وهو

الذی نجی نوحا من الغرق ، وابراہیم
من الحرق ، وایوب مما متہ واصاب
من الضر والاولیاب ، ویونس
من بطن النون ، وبنی اسرائیل
مما کانوا یعاسون ، وکفی

میرے دشمن میری ایذا رسانی میں کوتاہ
اور میری ہلاکت کے درپے رہتے ہیں ، کیرے
دوست میرے مرض کے مداوے سے لاپرواہ
دشمنوں کے دل میں میری طرف سے بغض و
کینہ ، مذہبی عقائد کی طرح راسخ ہو گیا ہے ،
ان کے پلیدی سے کینہ و عداوت کے دینے
بن گئے ہیں ۔

ان ظاہر اسباب پر نظر کرتے ہوئے میں
اپنی نجات سے مایوس اور اپنی امیدوں کو
منقطع پاتا ہوں لیکن اپنے رب عزیز و رحیم
روح و کریم کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں
وہی تو جابر فرعونوں سے عاجز ضعیفوں کو
نجات دلاتا ہے اور وہی تو زخمی مظلومین
کے زخموں کو اپنے رحم و کریم کے رحم سے بھرتا ہے
وہ ہر سرکش کے لئے جبار و قہار ہے ، ہر
ٹوٹے ہوئے دل کا جوڑنے والا ، اور ہر نقصان
رسیدہ فقیر کا کامیاب بنانے والا اور ہر شوار
کو آسان کرنے والا ہے ۔

اسی نے نوح علیہ السلام کو غرق ، و ابراہیم
علیہ السلام کو پیش و حرق ، ایوب علیہ السلام
کو مرض و مصائب ، یونس علیہ السلام کو
شکم مابی ، اور بنی اسرائیل کو بربادی و تباہی
سے نجات دی ۔

موسیٰ و ہارون و فرعون و ہامان
و قارون و کفی المسیح مامکر
الماکرون و کفی حبیبہ المصطفیٰ
ماکان یسکر بہ الکافرون، فان
رمقنی صعوب، و لحقنی خطوب، و
محقنی کروب، و حاقبت بی ذنوب،
فلست بفضلہ بمبتس و لا من رحمۃ
بمبتس، فربی ہوا الشافی و الکافی،
و العافی و العافی، فکم ضرر یکر
علی شفا، اذا دعاه شفی، و کم معذرت
اذا اعتذالیہ و استغفرہ عذرتہ و عفا، و کم
کریم اذا ناداه کشف کریمہ، و کم غریب
اذا ناداه اسعف اریہ، و کم مسجون
یشد علیہ الوثاق، یمن علیہ الرب
الخالق، علی الاطلاق، بالتخلیص الاطلاق
عن الحبس و الاصفاد، من دون
مانع و رافعہ.

وانا مظلوم مہضوم مضطرب و
مسکین مستکین معتن ادعوتہ مناجیا،
واتھل الیہ لرحیا، و نادیہ متضرعا،
بحبیبہ الیمن لدرعا، و قد وعد و لا
یخلت و عہدہ باجابۃ المضطرب و
کشف اسوء عنہ اذا دعاه، و

اسی نے موسیٰ و ہارون و علیہما السلام
کو ہامان و فرعون و قارون، اور علی مسیح
(علیہ السلام) کو کریماکرین اور اپنے حبیب مصطفیٰ
(صلی اللہ علیہ وسلم) کو ذیل و فریب کفار پر غالب
کیا۔ پھر اگر مجھے شقتوں، صعوبتوں اور حوادث
معاصی نے گھیر لیا ہے تو اس کی رحمت و
فضل سے کیوں مایوس ہوں، وہی میرا رب
شافی و کافی اور خطا پوش و آمرزگار ہے۔
بہت بیمار جو موت کے کنارے پر پہنچ چکا
اسے یاد کرتے ہیں، شفا پاتے ہیں۔ بہت
خطا کا رجب استغفار و استغفار کرتے ہیں
مقبول بارگاہ ہوتے ہیں، بہت درد مند رجب سے اپکار تے ہیں
مصیبت سے نجات پاتے ہیں، بہت مسافر رجب
اپنی حاجتیں پیش کرتے ہیں مراد کو پہنچتے ہیں بہت
قیدی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں خالق
مطلق انہیں بیڑیوں اور قیدوں سے ہلانے
واحسان چھٹکارا دلاتا ہے۔

میں بھی مظلوم و دل شکستہ و مضطرب و مسکین
ذلیل و محتاج بیکرا اسی خدائے بزرگ کو پکارتا ہوں
اس کے حبیب کو و سید بنا کر اور امیڈار رحمت
جو کہ اس کی بارگاہ میں بعد تضرع و التجا کرتا ہوں
وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا، اس نے مظلوم و مضطرب
کی یاد کرنے پر اجابت و دعوت اور کشف مصیبت

اعانة المظلوم اذا استصرخه و ناداه، فهو
يُجيبني عما يشجيني، و يعطيني عما
يقلقي، و يشكيني عما يشكيني، و يبرئني
عما يبسيني، و ينفذني عما ياخذني،
و يسلمني عما يظلمني، و يرحم علي
عويلي و بكائي، و يشفي عن اشتكائي
و شكائي، و يمحو شأمتي و شقائي، انه
سامع الدعاء، واسع العطاء، دافع
البلاء، فهو الذي امر جبرئيل بحزن
الجلاد و ابلاد و حسن النبلاء من
الذلاء، يا رب فأنجني مما انا فيه،
يا معز المزعجين، يا موئل الملتجئين
امين، بحرمة حبیبك الامان
الامين، و الله الميامين و صوبه
المحامين، يا ارحم الراحمين،
يا احكم الحاكمين، المنتقم
للمظلومين من الظالمين، و
اخر دعوانا ان الحمد لله
رب العالمين.

هذا وقد وصفت بعض ما
تابي، ونبذ ما اصابني، في
قصيدتين احدهما همزية تحكي
همزات الشياطين، و الاخرى دالية
له في بعض النسخ و وضعت.

کا وعدہ کیا ہے، وہی مجھے تکلیف سے نجات
دے گا، وہی حق و اضطراب سے آزاد کرے گا
وہی امرار میں سے شفا بخشنے کا، وہی پتھر پتھروں
سے چھڑائے گا، وہی ظالم سے بچائے گا،
وہی میرے گریہ و بکا پر رحم کرے گا، وہی
میری بد بختی و شامت کو مٹائے گا، وہ دعا کا
سننے والا، بہت دینے والا، اور بلاؤں کا دفع
کرنے والا ہے۔ اسی سے جلا وطنی کے غم کو
دور اور بہترین نعمتوں کے عطا کرنے کی امید
والبتہ ہیں۔ اسے میرے رب! ہمسبتوں
سے مجھے نجات دے، اسے امیدواروں کے
امید گاہ، اور اسے اتجا کرنے والوں کے
پناہ گاہ! اپنے حبیب امین، اس کی آل طہرین
و مبارکین اور اس کے صحابہ و محافظین دین کے
صدقہ میں ہماری سن لے، اسے ارحم الراحمین!
اور اسے احکم الحاکمین! تو ہی ظالموں سے
مظلوموں کا انتقام لینے والا ہے۔ بیشک
ساری تعریفیں سارے جہان کے پائے
کے لئے ہیں۔

یہ پروردگار عالم انگیز کفائی ختم ہوئی۔ میں
نے اپنی معصیت و پریشانی کا کچھ حال و قصیدہ
میں بھی لکھا ہے۔ ایک قصیدہ ہمزہ ہے
جس میں شیطانی وساوس کا ذکر ہے، اور

والہ علی ما یعانی هذا الحزن
 الرمین . وحقنہما مدح سید
 المرسلین . الرسول المکین الاعمین ،
 علی انہی صلوات المصلین ، و تسلیات
 المسلمین ، و کنت قد نظمت قبل قصیدہ
 فی حوائی النون ، فریدۃ کالدر المکنون ، کل
 بیت منها بیت القصید ، بل بیت مشید ،
 عدد ابیاتہا ثلاثۃ او یزید ، لم یتسرف
 اتعابہا ، و عاقبى هجوم البلايا و ارتکابہا
 مطلعہا . شعر

مانح اوردی فی اوراق اشجان
 الا وھتج اشجانی و اشجانی

فان من علی ربی الخلاق ،
 بالتخلیص والاطلاق ، دیکلتہا بحسن
 التخلص بمدح من خص من
 مکارم الاخلاق . یا وفی خلاق ، علیہ
 و علی لہ اخلق الصلوات الی یوم التلاق ،
 واللہ سبحانہ ولی التوفیق والاحقاق .

دوسرا دلیہ ہے جس میں اس غمگین و مغرور
 کی تکلیف درج کا ذکر ہے . ان دونوں
 قصیدوں کو سرور کائنات علیہ السلام و صلوة
 کی مدح پر ختم کیا ہے ان دونوں سے پہلے
 " نون " کے قوافی میں بھی قصیدہ لکھا تھا جو درج
 قیم کی طرح فرید و بیگانہ ہے . اس کا شعر مضبوط
 و مرتفع قصر کی طرح ہے . اس کے تین سو سے
 کچھ زیادہ اشعار جو کر رہ گئے ، اس کے تمام
 کی نوبت نہیں آئی . مصائب و آلام کے هجوم
 نے تکمیل کا موقعہ نہیں دیا . اس کا مطلع یہ ہے .

مانح اوردی فی اوراق اشجان
 الا وھتج اشجانی و اشجانی

اگر اللہ نے مجھ پر ربائی سے احسان فرمایا تو
 اس ذات کی مدح اس میں شامل کر کے ختم
 کروں گا جسے مکارم اخلاق سے پورا پورا رحم
 ملا ہے . اس پر اور اس کی آل پر قیامت
 تک صلوة و سلام . واللہ سبحانہ ولی التوفیق و
 الاکرام